سیرۃِ صدّیقؓ ولایت

حضرت پیرو مرشد میاں سید اسمٰعیل موسیٰ میاں صاحبؒ اہلِ ہستیڑہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۠ (آل عمران آیت ۱۹۵)

سیرتِ صدّیقِ ولایت رضی اللہ عنہ

یعنی

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدّیقِ ولایت، حاملِ بارِ امانت رضؓ کی سیرتِ طیبہ

(مکمّل)

تالیف:

حضرت پیر و مرشد میاں سید اسمٰعیل عرف موسیٰ میاں صاحب قبلہؒ اہلِ ہستیرہ

سنہ تالیف: ۱۰ محرم ۱۳۳۹ھ ہجری

سنہ طباعت: رجب ۱۴۰۴ھ م اپریل ۱۹۸۴ء

Goto Main List

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

معززناظرین کرام!

اسلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ اس CD میں حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدّیق ولایتؒ کی سیرت مبارکہ کی کتاب کو تیار کیا گیا ہے۔

یہ CD ان مھدوی بھائیوں اورنوجوانوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو اپنی مصروفیات کے سبب قومی کتب کے مطالعہ سے قاصر رہتے ہیں۔اوران حضرات کے لیے بھی جوزیادہ تر کمپیوٹر پر مصروف رہتے ہیں یہ CD بہت زیادہ فائدہ مند ہوگی۔اپنی مصروفیات میں سے کچھ وقت نکال کر اس CD کے ذریعہ مندرجہ کتب کا مطالعہ سے مستفیض ہوسکتے ہیں۔

اس CD کی تیاری کا بنیادی مقصد امامنا مھدی موعودؑ کی تعلیمات اور بزرگان دین گروہ مھدویہ کی تعلیمات سے بآسانی استفادہ فراہم کرنا ہے۔ہمارے پیش نظر کوئی تجارتی منفعت بالکل نہیں ہے۔مزید یہ کہ مستقبل میں بھی ہمارا پروگرام دیگر مفید اور عام فہم قومی کتب کے بھی CD تیار کر کے اپنی مخلصانہ خدمات قوم کی نذر کرتے رہیں۔

جن حضرات کو اس CD کی ضرورت ہو،وہ اپنی BLANK CD لا کر ہمارے مکان نمبر 206-8-16 نزد مسجد کالا ڈیرہ حضرت بندگیمیاں سید شہاب الدین خوبصاحب میاں صاحبؒ بانی دائرہ کالا ڈیرہ حیدرآباد سے باوقات شام ۷ تا9 بجے بلاہدیہ کاپی کرواسکتے ہیں۔یہ اس فون نمبر 71301 98484 پر رابطہ کر کے معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔

میں میرے فرزنداں و دختر کا مشکور ہوں جن کی محنت سے یہ CD تیار ہوئی ہے۔

فقط

سیدابوعلی ظفرخوندمیری ولد حضرت میاں سید حسین خوندمیریؒ (موظف ڈی ایس پی اے سی بی) اہل دائرہ حضرت بندگی میاں علی ستونِ دینؒ مدک پلی نظام آباد

(سیداخونداشرف +91- 9848471301) e-mail: ashraf_saa@yahoo.com

☆دیگر کتب جن کی CD تیار ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

۱) نقلیات امامناوسیّدناحضرت محمدمھدی موعودعلیہ السلام

۲) انصاف نامہ (اردو۔فارسی) مولفہ حضرت بندگی میاں ولیؒ

۳) حاشیہ انصاف نامہ (Eng)، مترجم فقیر سید ضیاءاللہ سیداللہی

۴) The Promised One مصنف جناب سید یعقوب صاحب

Goto Main List

تقریظ

از فاضل الافاضل، افضل العلماء حضرت مولانا سید نجم الدین صاحب زاد مجدہٗ (سجادہ دائرہ بچپڑی)
صدر مجلس علمائے مہدویہ ہند و صدر مہدویہ رویت ہلال کمیٹی حیدرآباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ علیٰ نعمائہ و الصلوٰۃ والسلام علیٰ محمد افضل انبیاءہٖ وعلیٰ محمد سید اولیائہ وعلیٰ آلہما واصحابہما اجمعین۔

کتاب زیر نظر یعنی "سیرت صدیق ولایتؓ" مولفہ جناب مستطاب فضیلت انتساب، محترم المقام سید اسماعیل عرف موسیٰ میاں صاحب سجادہ دائرہ ہستیرہ رحمۃ اللہ علیہ، میں نے دیکھی جس میں قدوۂ ارباب تمکین، قبلۂ اصحاب یقین، شمع شبستان ہدایت، سراج منیر ایوان ولایت، فخر الاولیاء، صدر الاتقیاء، شاہد شہود ذاتی، اعظم خلفائے مہدیؑ، مقرب بارگاہ رب قدیر حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت، سید الشہداء رضی اللہ عنہ، کی حیات طیبہ، از اول تا آخر نہایت خوبی سے بڑی محنت، قابلیت، دیدہ ریزی اور حسن ترتیب و تہذیب سے مدوّن کی گئی ہے۔

آج سے ۳۰، ۳۵ سال پہلے اس کتاب کے مسودات میں نے دیکھے تھے۔ کتاب کے کچھ حصے خود مولف علیہ الرحمہ نے پڑھ کر سنائے اور کچھ میں نے پڑھے تھے۔ کتاب قریب الختم تھی لیکن افسوس ہے کہ حضرت مولف کی حیات میں یہ کتاب طبع نہ ہوسکی۔

اللہ تعالیٰ کا کوئی کام حکمت و مصلحت سے خالی نہیں ہوتا، اس کو منظور تھا کہ یہ کتاب مولف صاحب کے آخر وقت تک ان کی نظر سے گزرتی اور اس کی خوبیوں میں اضافہ ہوتا رہے۔

اب کم و بیش نصف صدی کے بعد اس کی طباعت کی نوبت آئی تو مولف علیہ الرحمہ کے لائق فرزند اور جانشین، عزیز القدر مولوی سید محمد سلمہ اللہ الصمد مولوی عالم المعروف روشن میاں صاحب اہل ہستیرہ طال عمرہٗ و زاد فضلہٗ، کے مفید اضافات، ضروری توضیحات اور پُر از معلومات حواشی کے بعد اس کو دوبارہ جستہ جستہ دیکھنے کا موقع ملا۔ فی الجملہ میں نے محسوس کیا کہ لائق مولفؒ کے فاضل جانشین نے اس کو مفید سے مفید تر بنانے کی کوشش کی ہے اور میں مطمئن ہوں کہ اختلافی اور مابہ النزاع مسائل سے پاک و صاف ہے۔

بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ اس کتاب کی تالیف نہایت ضروری اور اس کی طباعت کی فی الحال اشد ضرورت تھی۔ کیونکہ اب تک بندگی میاں رضی اللہ عنہ کی سیرت طیبہ میں ایسی مفصل اور جامع کتاب جو سیرت، فضائل، بشارات اور واقعات شہادت پر مشتمل ہو، نثر میں نہیں لکھی گئی تھی۔ سیرت صدیق ولایتؓ کے علاوہ برموقع اور

Goto Main List

برمحل امام خیر الانام حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجمل مگر ضروری سیرتِ پاک اور اصحابِ کرام و مہاجرینِ عظام رضی اللہ عنہم کے مختصر حالات وسوانحات بھی نہایت لطف اندوز اور بصیرت افروز ہیں جس سے کتاب کی افادیت میں بہت اضافہ ہوگیا ہے۔

اس کتاب کی تمام روایات ثقہ ومعتبر ہیں۔ نقولاتِ صحیحہ اور روایاتِ مسلّمہ پر اس کتاب کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ لہٰذا اربابِ دانش وبینش کے نزدیک اس کی روایات تمسّک کے لائق ہیں۔ مولّف علیہ الرحمہ نے اس کتاب کو تالیف کرکے قوم کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ اس زمانہ میں جب کہ بزرگانِ دین کے حالات، سوانحات اور واقعات سے بے حسی وبے خبری عام ہے ایسی کتاب ایک نعمت ہے اس کی جتنی قدر کی جائے کم ہے۔

حاملِ بارِ امانت حضرت صدیقِ ولایت رضؓ کی ذاتِ اقدس سے قوم کو جو بے پایاں عقیدت وارادت ہے اس کے نظر کرتے یقین ہے کہ قوم اس کتاب کو قدر ومنزلت کی نگاہوں سے دیکھے گی اور اس سے قومی لٹریچر پر دوگونہ احسان ہوگا۔ ایک احسان جنابِ مولّف رحؒ کا جنھوں نے اس کتاب کی تالیف میں اپنی عمر کا بڑا حصّہ صرف کردیا۔ اور دوسرا احسان، ان کے فاضل فرزند وجانشین کا جنھوں نے اس کو ظاہری وباطنی خوبیوں سے آراستہ کرکے منظرِ عام پر لایا۔ وہ عند اللہ ماجور اور عند الناس شکریہ کے مستحق ہیں۔

دُعا ہے کہ خدائے تعالیٰ مولّف صاحب مرحوم کو اجرِ عظیم عطا کرے۔ اپنی نعمتوں سے نوازے، اپنے دیدار سے مشرف کرے اور قوم کو اس کی قدردانی اور اس سے استفادہ کی توفیق بخشے اور طالبِ حق کو حضرت بندگی میاں رضی اللہ عنہ، کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی سعادت حاصل ہو۔ آمین۔ فقط۔

۲۷ ر رجب سنہ ۱۴۰۴ھ
۳۰ ر اپریل سنہ ۱۹۸۴ء
دوشنبہ

السیّد نجم الدین غفرلہٗ

Goto Main List

انتساب

خاتمین علیہما السلام کے نام

جن سے

شہ خوندمیر صدیق ولایتؓ نے

"منصور" اور "بدلِ ذات" کی بشارتیں پائیں

خاتمینؑ کے مبشر کی یہ ذات

کھانبیل کی "جنگِ بدرِ ولایت" میں

پہلے روز "منصور" اور "فاتح" رہی

دوسرے روز "شہادت" پائی

سر جدا، تن جدا، پوست جدا ہوا

"حجتِ مہدیؑ" پوری ہوئی

عشقِ الٰہی کے صلہ میں اس کی

ابتدا بھی "دیدار" ـــــ انتہا بھی "دیدار"

وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۲/۱۰۵

Goto Main List

کتابیات

"سیرت صدیقِ ولایتؓ" کی ترتیب و تیاری میں حسب ذیل کتابوں سے مدد لی گئی ہے:

نمبر	نام کتاب مع مصنّف	نمبر	نام کتاب مع مصنّف
۱	تاریخ سلیمانی ۔ ملک سلیمانؒ	۱۵	مشکوٰۃ المصابیح ۔ شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ تبریزی
۲	دفتر اول و دوم ۔ حضرتؒ شاہِ برہانؒ	۱۶	الخصائص الکبریٰ جلد ثانی ۔ جلال الدین سیوطیؒ
۳	شواہد الولایت ۔ " " "	۱۷	سنن ابن ماجہ ۔ محمد بن یزید بن ماجہؒ القزوینی
۴	مکتوب ملتانی ۔ حضرتؒ شاہِ خوندمیر صدیق ولایتؓ	۱۸	مسند امام احمد ۔ احمد بن حنبلؒ شیبانی
۵	مقدمہ مکتوب ملتانی مولانا سید محمود صاحبؒ	۱۹	شرح مقاصد ۔ سعد الدین تفتازانی
۶	انتخاب المولید ۔ حضرتؒ سید فضل اللہ صاحبؒ	۲۰	سیرت النبی جلد اول ۔ شبلی نعمانی
۷	مولود امامناؑ ۔ حضرتؒ میاں عبدالرحمنؒ	۲۱	" " جلد پنجم طبع پنجم ۔ " "
۸	مطلع الولایت ۔ حضرتؒ بندگی میراں سید یوسفؒ	۲۲	اخبار الاسرار ۔ حضرت میاں سید اللہ بخشؒ
۹	معارج الولایت (قلمی) حضرتؒ میاں سید محمودؒ نبیرہ حضرتؒ خاتم کارؒ	۲۳	تذکرۃ الصالحین ۔ حضرت میاں سید حسینؒ
۱۰	انصاف نامہ ۔ حضرتؒ میاں ولی جی یوسفؒ	۲۴	نقلیاتِ میاں سیّد عالمؒ
۱۱	حاشیہ انصاف نامہ ۔ " " "	۲۵	فصوص الحکم (عربی) محی الدین ابن عربیؒ
۱۲	رحمۃ للعالمین ۔ قاضی محمد سلیمان منصور پوری	۲۶	تذکرہ ابوالکلام آزاد طبع کردہ ساہتیہ اکاڈمی ۔
۱۳	سیر مسعود ۔ مولوی سید اشرف علی صاحب پالن پوری	۲۷	سرّ الشہادتین ۔ شاہ عبدالعزیز دہلوی
۱۴	ترمذی شریف ۔ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی	•	———

Goto Main List

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرستِ مضامین

کتاب سیرتِ صدیقِ ولایت رضی اللہ عنہ

مضمون	صفحہ
"انتساب" و کتابیات	
"عرض طابع"	
"تاثرات" از جناب مولوی سید علی صاحب برتر ایم اے ایل ایل بی	
"سرنامہ" از مولفِ علامؒ	
پہلا باب (۱)	
بغداد سے حضرت مہدی موعودؑ اور حضرت صدیق ولایتؓ کے اجداد کی ہند میں آمد اور باہمی علحدگی	۱۷
حضرت صدیق ولایتؓ کا سلسلۂ نسب	۱۸
حضرت صدیق ولایتؓ کی والدہ ماجدہؒ اور ننھیالی رشتہ دار	۱۸
حضرت صدیق ولایتؓ کے حمل کے ابتدائی دور میں والدۂ ماجدہ، بی بی بوا تاجؒ کا پہلا خواب	۲۰
دوسرا خواب	۲۱
حضرت صدیق ولایتؓ کی باسعادت ولادت	۲۲
حضرت صدیق ولایتؓ کے والد ماجد اور ددھیال	۲۳
حضرت صدیق ولایتؓ کا بچپن اور استغراقِ حق	۲۵
تین سال کی عمر میں بفضلِ خدا تعالیٰ دیدارِ حق کی تجلی سے مشرف ہونا	۲۵
کم سنی میں، فراستِ عالی و عقلِ سلیم کا کامل ہونا	۲۶
چھ سات سال کی عمر اور امورِ دنیا سے عدم دلچسپی	۲۶
نو دس سال کی عمر، دیدارِ الٰہی کی تڑپ اور طلب	۲۷

مضمون	صفحہ
انتظارِ آمدِ مہدیٔ موعودؑ	۲۸
صدیق ولایتؓ کی والدہ ماجدہ کا انتقال	۲۸
ترکِ دنیا اور طلبِ دیدار کا اشتیاق	۳۱
سولہ سالہ عمر اور مریدی و شادی کے مسائل کا سامنا	۳۲
شاہ مودود چشتیؒ سے مرید کرانے کی کوشش	۳۳
شاہِ مودود کے جواب پر میاں سید خوندمیرؓ کا عبرت انگیز تبصرہ	۳۴
مخدوم شیخ احمد کھٹوؒ کے سلسلہ میں مرید کرانے کی دوسری کوشش	
پیر کے تعلق سے میاں کا ارشاد	۳۴
شیخ ماہؒ سے مرید کرانے کی تیسری کوشش	۳۵
دنیا دارانہ اور خوشامدانہ روش سے اظہارِ نفرت	۳۵
"یادداشت"	۳۷
دوسرا باب (۲)	
امامنا مہدی موعودؑ اور نماز کی حد درجہ پابندی	۳۹
امامناؑ کا "وظیفہ" کے کاغذ کو چاک کر دینا	۳۹
حضرت مہدی موعودؑ کی ہجرت کے بعض اہم واقعات کا ذکر	۴۱
حضرت ثانی مہدیؓ کا کعبے کے ارادہ سے چاپانیر تشریف لے جانا	۴۱
سیرت کے اہم سنین (امامناؑ، سیدینؓ، دیگر خلفاء مہدیؑ)	۴۴
گجرات اور پٹن کی نسبت حضرت مہدی موعودؑ کے ارشاداتِ عالیہ	۴۹
شاہ رکن الدین مجذوبؒ نے حضرت مہدیٔ موعودؑ کی ضیافت کی	۵۱
حضرت مہدی موعودؑ کی خدمتِ اقدس میں حضرت صدیق ولایتؓ کا تشریف لانا	۵۳

Goto Main List

مضمون	صفحہ
پہلی ملاقات میں ہی حضرت مہدی موعودؑ کا "صدیق" لقب دینا	۵۳
صدیق ولایتؓ کا جناب باری میں اپنے سر کو بطور نذر پیش کرنا	۵۴
حضرت مہدی موعودؑ کا صدیق ولایتؓ کی نسبت	۵۵
"خدا بخدا بیند" کی بشارت عطا کرنا۔ کئی اور بشارتیں۔	۵۶
حضرت مہدی موعودؑ سے پہلی ملاقات۔ دیدار الہی کا حصول	۵۹
تیسرا باب	
حضرت مہدی موعودؑ کی پٹن سے بڑلی میں آمد، دعوی موکدہ کے اظہار پر حضرت صدیق ولایتؓ کا سب سے پہلے آمنا وصدقنا کہنا	۶۱
امامنا علیہ السلام اور سفر میں نماز قصر کی ادائی	۶۲
دعوی مہدیت میں انکار کرنے پر کفر کی تہدید	۶۴
حضرت رسول اللہ کے دعوی رسالت کے عین مطابقت ہے	
دعوی موکدہ کے اظہار کے بعد حضرت مہدی موعودؑ کا حکام سلاطین، امراء کے نام دعوتی خطوط روانہ کرنا	۶۷
بڑلی سے خراسان کی طرف حضرت مہدی موعودؑ کی ہجرت	۷۱
ناگور میں فالذین هاجروا کے تحت قاتلوا و قتلوا کی بشارت سنانا	۷۱
حضرت صدیق ولایتؓ اور حضرت شاہ نعمتؓ کا نصرپور سے گجرات روانہ ہونا	۷۳
صدیق ولایتؓ کا مبارز الملک سے ملاقات کرنا ناراضگی کا سبب	۷۴
چاپانیر میں حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کے کسب کرنے کا مختصر تذکرہ	۷۵
عالم خواب میں خاتمینؑ کا مشاہدہ ہونا	۷۷
حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کی چاپانیر سے روانگی اور سفر خراسان	۸۰
حضرت صدیق ولایتؓ کا حضرت ثانی مہدیؓ کو تمام فتوح دے دینا	۸۲
پٹن سے فرہ کی طرف روانگی	۸۳

مضمون	صفحہ
سیدینؓ کی فرہ میں آمد	۸۴
حضرت میراں علیہ السلام سے حضرت ثانی مہدیؓ کا عرض حال کرنا	۸۴
حضرت ثانی مہدیؓ اور حضرت صدیق ولایتؓ کو حضرت مہدی موعودؑ کا چھ مہینے دن اور رات تعلیم دینا	۸۷
چوتھا باب	
حضرت امامناؑ کی صدیق ولایتؓ کے حق میں پٹن، بڑلی، نصرپور والی بشارتیں	۸۸
فرہ کی بشارتیں (سیدینؓ کے حق میں مشترکہ)	۹۸
فرہ میں بندگی میاںؓ کی نسبت بشارتیں	۱۰۰
'دیدار خدا' پر بندگی میاںؓ کے متعلق بشارتیں	۱۰۱
نقلیات میاں سید عالم میں، حضرت صدیق ولایتؓ سے متعلق بشارتیں	۰۵
پانچواں باب	
حضرت مہدی موعودؑ کی چوتھی صفت شہادت کے لئے اللہ تعالیٰ کا مہدیؑ کی ذات کا "بدل" مبعوث کرنا	۱۰۱
حضرت خاتم النبیین صلعم اور آیت فالذین هاجروا الخ	۱۱۰
غزوات میں شریک رہنے کے باوجود حضرت خاتم النبیینؐ شہید نہیں کئے جاسکے	۱۱۲
چھٹا باب	۱۱۴
حضرت مہدی علیہ السلام کی چوتھی صفت شہادت کی تکمیل کے لئے بندگی میاں سید خوندمیرؓ بحکم خدا "بدل ذات مہدیؑ" مقرر ہوئے۔	۱۱۷
حضرت مہدی علیہ السلام نے "جنگ" کی کیفیت بیان فرمائی اور اس کو اپنی مہدیت کی حجت اور دلیل بھی قرار دیا	۱۱۹
حضرت صدیق ولایتؓ حضرت رسول اللہ کے مبشر ہیں احادیث سے اس کا ثبوت	۱۲۲
"قحطان" مہدی سے جدا زمانہ میں نہیں ہوگا	۱۲۴

Goto Main List

مضمون	صفحہ
حضرت رسول اللہ سے صدیق ولایتؓ کو "منصور" کی بشارت	۱۲۵
ساتواں باب	۱۲۶
حضرت مہدی علیہ السلام کا فرہ میں وصال مبارک	۱۲۶
شرعِ محمدیؐ کی تکمیل کے چند یادگار واقعات	۱۲۶
بوقتِ وصال حضرت مہدی علیہ السلام کا فرمانا کہ : (۱) ہر کہ خدائے را مقید بیندا و مشرک است (۲) ما ہر دو از جملۂ مشرکاں نہ ایم	۱۲۸
وصالِ مبارک سے قبل مہاجرین سے حضرت مہدی علیہ السلام کے چند اہم ارشادات	۱۳۲
وصال سے پہلے حضرت مہدی علیہ السلام کا حضرت صدیق ولایتؓ کو اپنی صفتِ "بارِ امانت" حوالے کرنا	۱۳۴
"دیدارِ حق تعالیٰ" بارِ امانت ہے	۱۳۵
اعلیٰ ترین مناقب والی بشارتوں کے باوجود (حضرت مہدیؑ اور حضرت صدیق ولایتؓ کے) مراتب میں فرق کو ملحوظ رکھنا لازم ہے	۱۳۶
آٹھواں باب	
حضرت مہدیؑ کے وصال کے بعد صدیق ولایتؓ کی گجرات کو واپسی	۱۳۷
کامل پور میں صدیق ولایتؓ کا قیام کرنا اور "بیانِ قرآن"	۱۳۸
حضرت صدیق ولایتؓ کا بی بی عائشہؓ سے عقدِ نکاح	۱۴۰
کامل پور سے ہجرت، حوائی پٹن میں قیام کرنا	۱۴۱
پٹن سے اخراج ــ سلطان پور میں آمد	۱۴۱
رانا کانا کی حق طلبی، اسلام و مہدویت کی قبولیت اور "دیدارِ خدا" سے مشرف ہونے کا واقعہ	۱۴۱
فرہ سے واپسی کے بعد سیدینؓ کی باہمی ملاقات	۱۴۵
بندر جیول کے حضرت صدیق ولایتؓ کے دائرے میں سخت فقر و فاقہ	۱۴۵
ایک بی بی کے سات جوان لڑکے فقر و فاقہ سے شہید ہوئے	۱۴۷
فقر و فاقہ پر صبر کا صلہ "دیدارِ خدا"	۱۴۸
فقر و فاقہ کے باعث بندگی ملک حمادؓ کی بیوی کو دایہ نے نہیں پہچانا	۱۴۸
فقر و فاقہ سے شہید ہونے والوں کو دفن کرنے پر اعتراض کرنا اور بعد میں تصدیقِ مہدیؑ سے مشرف ہونا	۱۵۰
صدیقِ ولایتؓ کا حج کے لئے تشریف لے جانا	۱۵۰
صدیق ولایتؓ کے دائرہ کے فقرا کی باطنی قوت	۱۵۱
قصبۂ مندل میں صدیق ولایتؓ کا "بیانِ قرآن" سن کر پورے ارکانِ قافلہ کا تصدیقِ مہدیؑ سے مشرف ہونا	۱۵۱
تارک الدنیا اگر مالدار کے گھر جاتے تو آپ ناراض ہو جاتے	۱۵۲
ترکِ دنیا کرنیوالے اگر گھروں پر جاکر کچھ طلب کریں تو انھیں دینے کی ممانعت	۱۵۳
حضرت صدیق ولایتؓ سے بی بی فاطمہؓ کا عقدِ نکاح	۱۵۳
حضرت صدیق ولایتؓ کا استغراق بحق	۱۵۴
استغراق بحق کا ایک محیر العقول واقعہ	۱۵۵
گجرات کے علماء کا مباحثہ کا ارادہ کرنا اور فرار اختیار کرنا	۱۵۵
صحابہؓ اور مہاجرینؓ کا حضرت صدیق ولایتؓ کے "فضل" کو قبول کرنا اور آپؓ سے بیعت کر لینا	۱۵۷
حضرت صدیق ولایتؓ کا علم، خدائے تعالیٰ کا عطا کردہ تھا	۱۵۸
ملا شہ میر سے حضرت صدیق ولایتؓ کا مباحثہ	۱۵۹
حضرت صدیق ولایتؓ کی بڑھتی ہوئی تبلیغی مساعی اور علماء و حکام کا آپ کے مسلسل اخراج پر اتر آنا	۱۶۱
مباحثوں میں صدیق ولایتؓ کی مسلسل کامیابیاں	۱۶۱
علماء کی زیادتیاں، اخراج کے لئے بادشاہ کو تشدد پر اکسانا	۱۶۲

Goto Main List

مضمون	صفحہ
ملک پیارا ایٹھا کا حضرت صدیق ولایتؓ کو اپنی جاگیر کھانبیل لے آنا	۱۶۳
کھانبیل میں، حضرت صدیق ولایتؓ کا قیام	۱۶۳
مخالف علماء کا مباحثہ کرنا، معجزوں کا مطالبہ	۱۶۴
بارہ ہزار پٹھانوں کا، صدیق ولایتؓ سے مرید ہونا	۱۶۴
سابھرمتی کے کنارے، علماء سے مباحثہ ہونا	۱۶۵
حضرت صدیق ولایتؓ کی تصنیفات	۱۶۷
قاتلوا وقتلوا کے تحت شہادت واقع نہ ہونے پر مخالف علماء کا اعتراض، صدیق ولایتؓ کا جواب	۱۷۰
کھانبیل میں صحابہؓ اور مہاجرینؓ کے درمیان، بیانِ قرآن	۱۷۱
آیتِ شش صفات کے تحت صدیق ولایتؓ کا بیان	۱۷۲
حضرت صدیق ولایتؓ کی آنکھوں میں شدید درد ہونا	۱۷۴
صدیق ولایتؓ کے پیٹ میں شدید تکلیف ہونا	۱۷۴
حضرت سید شریف تشریف اللہؓ کی ولادت باسعادت	۱۷۵
ملک پیارا ایٹھا کا صدیق ولایتؓ سے مرید ہونا	۱۷۶
بعدِ ترکِ دنیا، صحبت اختیار کرلینا	
ملک پیارا ایٹھا کو سازش کے ذریعہ شہید کر دیا گیا	۱۷۹
ملک پیارا ایٹھاؒ کی شہادت کے بعد، مردود علماء نے اپنی مخالفتیں تیز کر دیں	۱۷۹

حصۂ دوم

نواں باب

مضمون	صفحہ
مہدیوں پر علماء سوء کے مظالم، اتہامات، ایذا رسانیاں	۱۸۰
شیخ عبداللہ نیازیؒ کے ساتھ علماء سوء کی ایذا رسانی	۱۸۱
علماء سوء کے اتہامات میں مہدویہ اور غیر مہدویہ کے ساتھ یکسانیت	۱۸۴
مہدویہ کے ساتھ علماء سوء کے مظالم، ابوالکلام آزاد کا کھلا اعتراف	۱۸۵
ابوالکلام آزاد کا مہدویہ بزرگوں کے حق میں صحابۂ نبوتؐ کے خصائص سے مشابہت کو تسلیم کرنا	۱۸۶
منتخب التواریخ، نجات الرشید اور طبقات میں مہدویہ کا ذکر	۱۸۶
شیخ علائی کے ساتھ عالم سوء مخدوم الملک کی زیادتیاں	۱۸۷
علماء سوء کا، عام مہدویوں کے خلاف اجتماعی محضرہ	۱۸۸
علماء سوء کی طرف سے صدیق ولایتؓ کو دھمکی دیا جانا	۱۸۹
کھانبیل سے اخراج کیلئے شاہی سپاہی بھیج دیئے گئے	۱۹۰
حضرت صدیق ولایتؓ کھانبیل سے بھدرے والی منتقل ہوگئے	۱۹۱
دشمنوں کی عہد شکنی۔ صدیق ولایتؓ پھر کھانبیل واپس آئے	۱۹۱
حضرت صدیق ولایتؓ اور قتال	۱۹۲
"قتال" (جنگ) کے لئے آمادہ ہونا، قرآنی تعلیمات کے عین موافق ہونا	۱۹۳
مہدویت کے اظہار پر شاہی حکم امتناع عاید کیا گیا	۱۹۵
اظہارِ مہدویت کی سزا "موت" مقرر کی گئی۔	
مہدویت کے اظہار پر میاں کبیر محمد۔ اور دو رنگریز نوجوانوں کو بربریت کے ساتھ شہید کر دیا گیا	۱۹۵
حضرت صدیق ولایتؓ کا مکتوب، ملا کبیر کے نام	۱۹۸
علماء گجرات کے نام حضرت صدیق ولایتؓ کا دوسرا مکتوب بصورت استفتاء، اور جواب استفتاء	۲۰۱
حضرت صدیق ولایتؓ کا قرآنی احکام کے تحت میاں کبیر محمد اور دونوں رنگریز شہیدوں کے قصاص کی اجازت دینا	۲۰۲

Goto Main List

مضمون	صفحہ
علماء و ارکانِ سلطنت کا بادشاہ کو حضرت صدیق ولایتؓ کے خلاف جنگ پر آمادہ کرنے کی کوشش کرنا۔	۲۰۳
حضرت صدیق ولایتؓ کی خدمت میں بادشاہ کا پیام۔	۲۰۵
حضرت صدیق ولایتؓ کا جواب باصواب۔	۲۰۵
حضرت صدیق ولایتؓ کے خلاف دربار "طلب کیا جانا۔	۲۰۶
عین الملک (عینل) کا آمادہ جنگ ہو کر بیڑا اٹھانا۔	۲۰۷
شاہی دربار کے واقعہ پر حضرت صدیق ولایتؓ کا مسرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا	۲۰۸
حضرت صدیق ولایتؓ کے "قتال" کا فلسفہ اور حقیقی مقاصد جنگ	۲۰۸
شاہی فوجی لشکر کی تیاری، پایہ تخت چاپانیر سے فوج کا کوچ کرنا۔	۲۱۱
خلفاء کرام مہدیؑ اور قتال (جنگ) سے ان کے اختلاف کی مختصر کیفیت	۲۱۲
حضرت صدیق ولایتؓ کا مقابلہ کے لئے تیار ہونا عینل کے لئے لائق تعجب ہونا	۲۱۳
عینل کی فوج کا کھانبیل کی سمت پیش قدمی کرنا	۲۱۵
کھاریاں سے کڑی کی طرف روانگی۔	۲۱۵
حضرت صدیق ولایتؓ کا اپنے دشمنوں کے حق میں بھی رحمت کے طلب گار ہونا۔	۲۱۶
کھانبیل سے نکلنے کے سلسلہ میں "طلب ہدایت" پر خدائے قدوس کی طرف سے صدیق ولایتؓ کو جواب	۲۱۶
دسواں باب	
عینل کی فوج کا کھانبیل کے قریب پہنچ جانا اور "جنگ" کا یقینی ہو جانا۔	۲۱۸

مضمون	صفحہ
فقرائے دائرہ سے حضرت صدیق ولایتؓ کا بیعت لینا۔ بعد نماز عشاء، (۱۱ و ۱۲ شوال ۹۳۰ھ کی درمیانی رات)	۲۲۰
"کبڈی" کا اہتمام اور اس کی اہمیت کا ذکر	۲۲۱
کھانبیل کے قلعہ میں عورتوں کی حفاظت کے لئے چالیس فقراء کا مقرر کیا جانا۔	۲۲۲
دونوں طرف کی فوج کی تفصیل	۲۲۲
دونوں طرف کی فوجوں کی تعداد میں زبردست فرق کی وجہ	۲۲۳
۱۲ شوال کی صبح، عینل کے فوجی، مسجد میں گھس آئے اور فقراء پر حملہ کر دیا	۲۲۶
میدانِ جنگ میں عینل کی فوجوں کی صف بندی کے بعد ہی حضرت صدیق ولایتؓ نے اپنی جماعت کے فقراء کو صف بندی کی اجازت دی۔	۲۲۶
حضرت صدیق ولایتؓ نے صف بندی کے بعد عینل کو ہی حملہ آور بننے کا موقع دیا۔	۲۲۷
جنگ کا پہلا دن قاتلوا کی تکمیل، دشمن کی شکست کی تفصیلی کیفیت	۲۲۸
حضرت صدیق ولایتؓ کی دائرہ کو واپسی اور چھپے ہوئے دشمن کے چھوڑے ہوئے تیر کا آنکھ میں پیوست ہو جانا	۲۳۰
چھپے ہوئے حبشیوں کا قلعہ کے نگہبان نہتے فقراء کو شہید کرنا دیگر تفصیلات کا تذکرہ	۲۳۱
۱۲ شوال کے "گنج شہداء" کے ناموں کی فہرست	۲۳۳
گیارھواں باب	
۱۴ شوال کو کھانبیل سے سدراسن میں حضرت صدیق ولایتؓ کی آمد۔ قتلوا کی تکمیل میں دوسرے روز کی جنگ سدراسن کی تفصیلات کا تذکرہ۔ حضرت صدیق ولایتؓ کا اپنے فرزند،	

Goto Main List

مضمون	صفحہ
بھائی، دامادوں، قریبی عزیزوں اور فقراء دائرہ کے ساتھ شہادت پانا	۲۳۵
عورتوں کی گرفتاری پر عینل کا راضی نہ ہونا	۲۴۱
جنگِ سدراسن کے شہیدوں کی فہرست	۲۴۲
غازیانِ بدرِ ولایتؒ کی فہرست	۲۴۴
بارھواں باب	
حیرتناک واقعات کے بعد عینل کا شہیدوں کے تن سے سر کا جدا کرانا۔ حضرت مہدیؑ کے فرمان کی حقانیت کا ظہور۔	۲۴۵
عینل کا سات شہیدوں کے سروں کو جدا کرکے محفوظ کرلینا اور لشکر کو واپسی کا حکم دینا۔	۲۴۶
عینل کا سید الشہداء حضرت صدیق ولایتؒ کے علاوہ دوسرے شہیدوں کی لاشوں سے سروں کو جدا کرنا اور چاپانیر بھجوانا۔	۲۴۶
شہیدوں کے سروں کا جماعت سے نماز ادا کرنا اور ظالموں کا سروں سے پوست جدا کرکے بھس بھر دینا۔	۲۴۷
سدراسن میں حضرت صدیق ولایتؒ کا جسدِ مبارک (تن) بغیر "سر" کے دفن کیا جانا۔	۲۴۸
تدفین کے بعد کھانا کھلانا۔	۲۴۸
سید الشہداء حضرت صدیق ولایتؒ کے علاوہ دوسرے شہیدوں کے سروں کے استخوان کا پٹن میں دفن کیا جانا۔	۲۴۹
حضرت مہدی موعودؑ کی پیشگوئی کا من وعن پورا ہونا۔	
"حجتِ مہدیت" کا بہ تمام وکمال تکمیل پانا۔	۲۴۹
شہیدوں کے بھس بھرے سروں کا چاپانیر لے جانا۔	۲۴۹
شہادت کے بعد غلبہ۔	۲۵۱
اختلاف کرنے والے صحابہ اور خلفاء مہدیؑ پر امرِ حق کا انکشاف، اختلاف کا رفع ہوجانا۔	۲۵۱
بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہؓ کے زخموں کا پندرہ سال بعد، تازہ ہوکر شہید ہونا۔	۲۵۲
سلطان مظفر اور سلطنتِ گجرات کی تباہی	۲۵۲
ازواج، اولاد، بوقتِ شہادت ان کی عمریں۔	۲۵۳
کھانبیل، سدراسن، پٹن اور چاپانیر کی زیارت گاہیں	۲۵۴
معہ ریلوے نقشہ برائے زیارت مقاماتِ مقدسہ گجرات	

تمت الکتاب

Goto Main List

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ طابع

اَمَّا بَعْدُ ـــ قبلہ گاہی والدِ ماجد، حضرت پیر و مرشد میاں سید اسمٰعیل عرف موسیٰ میاں صاحب اہلِ ہستیرہ علیہ الرحمہ (۱۳۱۰ھ ـ ۱۳۸۶ھ) نے پینسٹھ سال قبل یعنی ۱۰ محرم ۱۳۲۹ھ کو اپنی عمر کے انتیسویں برس پیشِ نظر تالیف "سیرتِ صدیق ولایت رضؓ" مکمل کر دی تھی جس میں سید الشہدا، حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضؓ کی ولادت با سعادت سے آپ کی شہادت تک جملہ حالات و واقعات مذکور ہیں۔ اس سوانح کے مسودہ کا نصف مبیضہ بھی حضرت قبلہؒ نے کر دیا تھا۔ آپ کی زندگی میں اس کی طباعت ہو نہ سکی تھی۔ حضرت مؤلفِ علّام کا انتقال ۲۸ شعبان ۱۳۸۶ھ م ۱۲ دسمبر ۱۹۶۶ء روز دوشنبہ کو ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اب اس ناچیز فقیر کو اس تالیف کے طبع کرانے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

حضرت صدیق ولایت رضؓ کی مکمل سیرت، کسی تالیف کی شکل میں "اردو نثر" میں تا حال مرتب اور طبع ہونے نہیں پائی تھی۔ حضرت قبلہ گاہی کی زیرِ نظر تالیف کے طبع و شائع ہو جانے کے بعد بحمد اللہ یہ کمی دور ہو رہی ہے۔

اس فقیر نے اس دیرینہ تالیف کو حسبِ ضرورت نظرِ ثانی کر کے قوم کے موجودہ تقاضوں کے مطابق بنا کر نیز اردو زبان کی تبدیلیوں کا خیال رکھ کر، آسان سے آسان تر کیا ہے۔ حسبِ موقعہ اختصار کی ضروری وضاحت یا اقتضاءِ اختصار کی تعمیل کی ہے۔ ان سب امور میں ان باتوں کو بنیادی طور پر ملحوظ رکھا ہے کہ حضرت مؤلف علیہ الرحمہ کا منشا برقرار رہے اور یہ تالیف اپنے موضوع کے اعتبار سے قومی برادروں کے حق میں زیادہ سے زیادہ افادیت بخش ہو رہے۔ "سیرت" کے اہم حصوں کو بکمالِ احتیاط پیش کیا گیا ہے۔ حضرت قبلہ گاہی کے کتبِ قومی سے حوالے، اکثر جگہ، کتابوں کے نام تک محدود تھے۔ اس ناچیز نے متعلقہ کتب میں تلاش کر کے ان کے ابواب یا صفحات نمبر کے اندراجات کئے ہیں۔ آج کل کے استعداد کا خیال کر کے بعض جگہ فارسی اور عربی عبارتوں کے صرف

Goto Main List

اُردو ترجموں پر اکتفا کیا گیا ہے تاکہ ناظر کو مضمون کے مسلسل مطالعہ کی دلچسپی برقرار رکھنے میں سہولت ہو اور دوسری طرف طوالت سے بچا جاسکے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات سے قوی اُمید ہے کہ یہ تالیف اسی کے فضل اور کرم سے قومی بھائیوں، بہنوں اور نوجوانوں کے حق میں، اللہ کی راہ میں، جاں نثاری، اللہ کی محبت اور اس کا عشق جگانے والی، حق پسندی، حق گوئی اور حق کی سربلندی کے لئے ہمتوں کو بلند سے بلند تر کرنے والی، ایمان میں اضافہ کرنے والی اور طالبانِ راہِ مولیٰ میں نیز دیدارِ خدا کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دینے والوں میں حسب نسب اور طبقہ کے بے وزن جذباتِ تفاخر سے پرہیز کرانے والی، لِلّٰہ فی اللہ، آپسی محبت واخوت، اتحاد واتفاق کو استوار کرنے والی اور مستحکم بنانے والی ثابت ہوگی۔ ھو المستعان وعلیہ التکلان۔

تمام اہلِ علم، اہلِ قلم نیز سبھی قارئین کرام سے اس ناچیز فقیر کی درخواست ہے کہ تالیفِ ہٰذا کے مطالعہ کے دوران، جہاں کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو اس کو اس فقیر کی بے بضاعتی پر محمول کریں اور اپنے اخلاقِ کریمانہ سے اس کی تصحیح فرماتے ہوئے اس ناچیز کو بھی واقف کرادیں تاکہ نوبت آنے پر اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کر دی جاسکے۔

اس کے ساتھ، قوی اُمید ہے کہ، اگر یہ خدمت پسند آجائے تو "اللہ واسطے" دعائے خیر سے ممنون فرمایا جائے گا۔

ھدیۂ تشکر:- یہ ناچیز ان تمام کرم فرما حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے جنھوں نے وقتاً فوقتاً نہایت خلوصِ محبت اور تفصیل کے ساتھ حضرت قبلہ گاہیؒ کی اس ذی وقعت اور موقر تالیفِ حنیف کے مضامین کو دیکھا، پڑھا اور حسبِ ضرورت اپنے گراں قدر مشوروں سے ہاتھ بٹایا۔ (بعض بزرگ تو اس وقت موجود نہیں رہے مگر ان کی نیک تمنائیں یقیناً ساتھ رہیں، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ اَجْمَعِیْنَ)۔ نیز ان تمام عزیز بھائیوں اور اصحابِ کرام کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے جنھوں نے کشادہ دل بن کر اپنے گراں قدر تعاون سے حضرت قبلہ گاہیؒ کی اس ایمان افزا تالیف کی طباعت اور اشاعت کو یقینی بنا دیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خاکِ نعلینِ سیدینؓ:

فقیر حقیر سید محمد عرف روشن میاں غفرلہٗ
اہل ہسٹیڑہ

مسجد موسوی، چنچل گوڑہ
۱۲ رجب ۱۴۰۴ھ م ۱۵ اپریل ۱۹۸۴ء
اتوار

Goto Main List

تاثّرات

از

جناب مولوی سیّد علی صاحب برتر ایم اے۔ ایم ایڈ

حامِدًا و مُصَلِّیًا ۔ مسلمانوں اور مہدویوں کے لئے رسولِ مقبول نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم، اور مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرتیں ہدایت کے سب سے بڑے سرچشمے ہیں۔ ان کے بعد صحابہؓ کی سیرت کی اہمیت ہوتی ہے جو دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ میں اس واسطے زیادہ قابلِ قدر و تعظیم ہوتے ہیں کہ اُنھوں نے رسولُ اللہ اور خلیفۃُ اللہ کی صحبتِ فیض اثر سے استفادہ کیا ہے۔ چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت مشہور ہے کہ آپ نے فرمایا' میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس سے چاہے اکتسابِ فیض کرو۔

قومِ مہدویہ یقیناً خوش قسمت ہے کہ حضرت پیر و مرشد سید محمد (روشن میاں صاحب) قبلہ اہلِ ہستیڑہ کی توجّہ اور محنتِ شاقہ سے حضور مہدیٔ موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابی حضرت امیر بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایت رضی اللہ عنہ، کی سیرتِ مبارکہ تیار ہوکر استفادہ کے لئے قوم کے ہاتھوں میں آرہی ہے۔

اس کتاب کا اصل نسخہ تو حضرت پیر و مرشد مولانا میاں سید اسماعیل صاحب قبلہ مدظلہٗ (حضرت موسیٰ میاں صاحب قبلہ اہلِ ہستیڑہ) کا تیار کیا ہوا ہے جو آج سے کئی سال پہلے حضرت قبلہ نے اپنی زندگی میں مکمل کرکے رکھ لیا تھا لیکن جس کی اشاعت کا انتظام نہ ہوسکا تھا۔ اب اللہ کے فضل سے حضرت قبلہ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا سید محمد (روشن میاں صاحب) قبلہ نے اس پر سیر حاصل محنت کرکے اس کو شائع فرمانے کی سعی کی ہے۔ اس سلسلہ میں لازم تھا کہ کئی سال پہلے لکھی ہوئی کتاب کو من و عن پیش کرنے کی بجائے ضرورتِ زمانہ کے تحت زبان کو موجودہ دَور کی زبان اور اندازِ بیان سے ہم آہنگ کیا جائے، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اس کے علاوہ حضرت روشن میاں صاحب قبلہ

Goto Main List

نے کتاب کی معنوی خوبصورتی کو نکھارنے کے لئے اس میں ضروری اضافے بھی فرمائے ہیں جو ان کی اپنے والدِ محترم سے محبت و تعظیم پر دلالت کرتا ہے اور اُمید ہے کہ قومی بھائی اس عمل کو نظرِ استحسان سے دیکھیں گے۔

زیرِ نظر کتاب کئی حیثیتوں سے قومِ مہدویہ کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے پاس اب تک خود حضور مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جامع سیرت کی ترتیب ممکن نہیں ہو سکی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے حالات مختصر طور پر مختلف کتابوں میں اور کتبِ نقلیات میں مل جاتے ہیں لیکن ایک ہی جگہ تفصیل کے ساتھ کسی صحابیٔ مہدی رضی اللہ عنہ کی سیرت تیار نہیں ملتی۔ اس کمی کو آج کل پورا کیا جا رہا ہے۔

اس کتاب میں حضرت صدیق ولایتؓ کی زندگی کے تفصیلی واقعات تحریر کئے گئے ہیں۔ کتاب کا اندازِ بیان نہایت دلکش ہے اور قاری کے لئے کسی بھی مقام پر کتاب کا مطالعہ دوسرے کام کے لئے ملتوی کرنا بڑا شاق گزرے گا۔ اس کے علاوہ کتاب میں جو واقعات بیان کئے گئے ہیں اس میں مذہب مہدویہ کی مستند کتابوں جیسے عقیدۂ شریفہ، انصاف نامہ، مولود میاں عبدالرحمنؒ، شواہد الولایت، دفتر بندگی شاہ برہانؒ، مطلع الولایت، تذکرۃ الصالحین، تاریخ سلیمانی وغیرہ سے استفادے کے حوالے دیئے گئے ہیں۔ اس سے کتاب کی تحقیقی قدر و قیمت بہت بڑھ گئی ہے۔ کتاب کی صوری خوبیوں یعنی کتابت، طباعت، ٹائیٹل وغیرہ پر بھی خاص نظر رکھی گئی ہے۔

سیرت صدیق ولایتؓ کے بارے میں یہ سمجھ لینا کہ یہ صرف حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی سیرت سے متعلق ہے (اور یہ واقعہ بھی اس کتاب کے ذی قدر ہونے کے لئے بہت کافی ہے) ایک محدود نقطۂ نظر ہوگا۔ اس کتاب میں حضور مہدی موعود علیہ السلام کے واقعاتِ ہجرت و دعوت کا تفصیلی ذکر ہے اور صحابۂ مہدیؑ کے واقعات (جن کا تعلق حضرت صدیق ولایتؓ سے راست یا بالواسطہ ہے) کا بھی ذکر ہے۔ اس طرح یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ یہ کتاب حضور مہدی موعودؑ کی دعوت اور دورِ صحابہ پر کم و بیش ایک مستند تاریخ ہے۔ بہر حال میں سمجھتا ہوں اس کتاب کا پڑھنا ہر مہدوی پر لازم ہے۔

حضرت صدیق ولایتؓ کی ذاتِ بابرکات وہ شاندار نمونہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عشق و محبت کی آگ دل میں کیسے پیدا کی جائے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنے سر کی قربانی کس عزم و یقین کے ساتھ پیش کی جائے۔ مجھے یقین ہے کہ قاری کو اس کتاب کے پڑھنے سے اپنے ایمان کو بڑھانے، رسولؐ و مہدیؑ اور اللہ پاک سے اپنا رشتہ اور محبت استوار کرنے اور مذہب مہدویہ کو اچھی طرح سمجھنے میں بڑی مدد ملے گی۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

سیّد علی برتر

۸ رجب ۱۴۰۲ھ م ۱۱ اپریل ۱۹۸۲ء، چہارشنبہ

Goto Main List

سرنامہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

الحمد للہ الّذی لا الٰہ الّا ھو الحیّ القیّوم الواحد الاحد ھو الّذی بعث الانبیاء والرّسل بالکتب والمصحف وایّدھم بالخلاق الحسنۃ ثم الصّلوٰۃ والسّلام علیٰ خاتم نبیّہ محمّد بن عبد اللّٰہ سیّد الانبیاء والرسل ثم الصّلوٰۃ والسلام علی خاتم اولیاءہٖ السید محمد بن عبد اللہ المھدی الموعود وسید الاولیاء وحاکمھم کلّھم اجمعین. ثمّ الصّلوٰۃ والرّضوان علیٰ اٰلھما واصحابھما ومن تبعھما وعلیٰ تبع کل الصحابۃ الیٰ یوم الدّین ـــ امّابعد:

احقر العباد فقیر حقیر السید اسمٰعیل عرف موسیٰ میاں غفرلہٗ (اہلِ ہستیڑہ علاقہ جے پور) بن میاں سید محمد روشن میاںؒ (مدفن مشیر آباد) بن میاں سید اسمٰعیل عرف موسیٰ میاںؒ (مشیر آباد) بن میاں سید باقرؒ (بدھوار پیٹ کرنول) بن میاں سید خوندمیرؒ (بورکھیڑہ) بن میاں سید علیؒ (ہستیڑہ) بن میاں سید میراںؒ (ہستیڑہ) بن میاں سید جلالؒ (تگریہ، جے پور) بن میاں سید میراںؒ (تگریہ) بن میاں سید محمودؒ (مدک پلی) بن میاں سید علی ستونِ دینؒ (مدک پلی) بن بندگی میاں سید محمود سید نجی خاتم المرشدینؓ (جالور) بن سید الشہداء بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ (سُدراسن، پٹن، چاپانیر) ـــ نے اس تالیف میں حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہٗ کی مکمل سیرت کو اپنے قومی اصحاب کے استفادہ کے لئے مرتّب وپیش کیا ہے. تمام بزرگانِ دین کا عقیدۂ صحیح اور اعتقادِ صالح وصریح یہی ہے کہ امام آخر الزّماں حضرت میراں سید محمد جونپوری مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدیقین، اصدقین، سیدین محمودین، مخصوصین، منصوصین امیر سید محمود ثانیٔ مہدی اور امیر سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہما صاحبِ عزت واحترام یہ ہر دو وجودِ مبارک دراصل یک ذات، یک صفت، یک سیر اور ایک ہی مقام کے ہوئے ہیں. اسی لئے ان میں کے کسی ایک کے وصف کے فضائل کا ذکر، دوسرے کے

Goto Main List

وصف کے ذکر کے لئے کفایت کرنے والا ہوتا ہے ۔ بنا بریں اس ناچیز مؤلف نے اگر حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کی سیرت سے متعلق دستیاب ہونے والی تفصیلات کو بہ ارادۂ لِلّٰہ فی اللّٰہ، اللّٰہ کی رضامندی کی جستجو اور خدائے بزرگ و برتر کے فضل، عطا و رحمت کی امید کے ساتھ اس تالیف میں درج و بیان کیا ہے تو وہ فی الحقیقت حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ کے وصف کے فضائل کا بیان ہے، بلکہ سوائے خصوصیات اور مستثنیات کے دوسرے خلفائے کرامِ مہدیؑ کے وصف کا بھی بیان قرار پاتا ہے ۔

معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا :

ذکر الانبیاء عبادة وعند ذکر الصالحین تنزل الرحمة وكفارة الذنوب ۔

یعنی " انبیاء کا تذکرہ عبادت ہے اور صالحین کے تذکرہ کے وقت رحمتِ خدا نازل ہوتی ہے اور (یہ) گناہوں کا کفارہ ہے ۔" (دفتر شاہ برہانؒ) ۔

حسبۂ اس ناچیز فقیر کا مقصود بھی اس سعی سے یہی ہے، تاکہ اصحابِ قوم کو اردو نثر میں صدیق ولایتؓ کی سیرت سے بہتر طور پر واقفیت حاصل ہونے کے ساتھ، ان کے ایمان میں ازدیاد، اخلاص و محبت میں ترقی اور اس کے ساتھ نیک عمل کرنے کی توفیق حاصل ہو، نیز گناہوں سے نجات اور رحمتِ الٰہی سے انشاء اللہ مشرف ہونے کی سعادت ملے ۔

آخر میں التماس ہے کہ پسند آنے پر گروہِ امام ہمام حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ناچیز فقیر کے حق میں دعائے خیر فرمائیں ۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

فقیر سید اسمٰعیل عرف موسیٰ میاں غفرلہٗ
اہل ہستیرہ

۱۳ر شوال المکرم ۱۳۹۰ھ
چنچل گوڑہ ۔ حیدرآباد

Goto Main List

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا باب

حضرت بندگی میاں سیّد خوندمیر صدیقِ ولایت رضی اللہ عنہ کے سلسلۂ نسب، ننھیال کے تذکرہ، پیدائش کے پہلے آپ کی والدۂ ماجدہ کے خواب، آپ کی عمر کے ابتدائی اٹھارہ سال کے واقعات کے بیان میں

فصل (۱)

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایت کا سلسلۂ نسب اور آپ کی والدہ ماجدہ کے خواب

بغداد سے حضرت مہدی موعودؑ اور صدیق ولایتؓ کے اجداد کی ہند میں آمد اور باہمی علٰحدگی۔

امامِ آخرالزماں، خلیفۃ الرحمٰن، خاتمِ ولایتِ مقیدیۂ محمدیہ تابعِ تامِ حضرت محمد مصطفےٰ، داعی الی البصیرت حضرت سیّد محمد جونپوری مہدئ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابی وامی فداہٗ اور حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایت، حاملِ بارِ امانت رضی اللہ عنہ کے جدِ اعلیٰ میاں سید نعمت اللہؒ نے حسب منشائے الٰہی شہرِ بغداد سے مروؔ[1] کو نقل مقام کیا۔ پھر وہاں سے بخاراؔ[2] تشریف لے گئے۔ میاں سید نعمت اللہؒ کی اولاد یعنی حضرت مہدی موعود علیہ السلام اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے آباء و اجداد بخارا سے ہندوستان تشریف لائے۔

---

[1] مروؔ پہلے یہ ترکستان کا ایک علاقہ تھا اور اب حکومتِ روس کی عملداری میں شامل ہے۔

[2] ایک روایت میں سمرقند آیا ہے۔

Goto Main List

ہندوستان میں آمد کے بعد ان دونوں خاندانوں کے بزرگوں نے علٰحدہ علٰحدہ سکونت اختیار کی۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے دادا نے شہرِ جونپور میں اور بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ کے دادا نے آگرہ سے قریب واقع شہر بیانہ میں جس کو باڑی بھی کہا جاتا ہے اقامت اختیار کی۔ پھر ایک عرصہ بعد صدیقِ ولایتؓ کے دادا نے شہر بیانہ سے گجرات کی طرف ہجرت کی اور شہر پیراں پٹن میں جس کو نہروالہ بھی کہا جاتا تھا اقامت گزیں ہوئے۔ شہر جونپور میں امام آخرالزماں حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اور پیراں پٹن میں حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہ کی ولادتِ مبارکہ ہوئی۔

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ کا سلسلۂ نسب

حضرت صدیقِ ولایتؓ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے:
حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ بن سید موسیٰ بن سید خوندمیر بن سید جلالؒ بن سید خوند سعیدؒ بن سید عبداللہ بن سید عبدالقادرؒ (المعروف بہ سید قادن) بن سید عیسیٰؒ بن سید احمدؒ بن سید حیدرؒ بن امیر سید نجم الدینؒ بن امیر سید نعمت اللہؒ بن امیر سید اسماعیلؒ بن امام موسیٰ کاظمؒ بن امام جعفر صادقؒ بن امام محمد باقرؒ بن امام زین العابدینؒ بن امام حسینؓ شہید کربلا بن امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

حضرت صدیقِ ولایتؓ کی والدہ ماجدہؒ اور آپؓ کے ننھیالی رشتہ دار

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی خونذا بوا تاجؒ تھا ——— آپ نہایت صالحہ، عابدہ، دائم الصوم اور حیا و نیکی میں یکتائے زمانہ تھیں۔ اور ملک مودودؒ کی صاحبزادی اور ستودہ صفات برگزیدہ ہستی ملک یعقوبؒ باڑی وال کی پوتی تھیں۔ ملک یعقوب باڑی وال کا سلسلۂ نسب حضرت ابو عبدالرحمٰنؓ بن حضرت ابوبکر صدیقؓ سے جا ملتا ہے۔ ایک اور روایت کے لحاظ سے آپ سادات[2] [1]

---

[1] ایک روایت کے لحاظ سے باڑی ایک موضع تھا جس کو خاندان "باڑی وال" کے بزرگ ملک یعقوبؒ نے آباد کیا تھا۔

[2] چنانچہ حضرت ملک سلیمانؒ صاحب تاریخ سلیمانی نے جلد چہارم چمن اول میں تحریر کیا ہے:- (ترجمہ) "ملک یعقوبؒ حضرت یحییٰ منیری کی اولاد سے ہیں اور یحییٰ منیری حضرت سید عبدالقادر کی اولاد سے ہیں اور حضرت سید عبدالقادر، حضرت امام حسنؓ کی اولاد کبار سے ہیں۔"

فقیر سید محمد عفی عنہ

Goto Main List

حسنی سے ہیں۔ بی بی خونزا لواتاجؒ کے ایک بھائی ملک خدا بخش ہوئے ہیں جن کی نسبت حضرت شاہِ برہانؒ نے دفترِ اوّل میں تحریر کیا ہے کہ ــ "آپ کا قلبِ عباداتِ الٰہی کی کثرت سے ایسا منور ہو چکا تھا کہ منجانب اللہ آپ پر امورِ غیب کا انکشاف ہوتا تھا۔ آپ رویائے صالحہ اور مکاشفاتِ صادقہ کے مالک تھے۔ ان کے مناقب کثیر اور اوصافِ حمیدہ بے شمار ہیں۔ ملک خدا بخش کی وفات حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی بعثتِ مبارکہ سے تین یا چار سال قبل ہوئی تھی۔ آپ حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام کے مبشر ہیں چنانچہ روایت ہے کہ جب حضرت میراں علیہ السلام، پیراں پٹن میں خان سرور کے حوض کے کنارے اقامت فرما تھے، کسی نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں ایک روز ملک خدا بخشؒ کے اخلاق اور محاسن کا تذکرہ کیا حضرت مہدی موعودؑ نے ارشاد فرمایا کہ اب وہ کہاں ہیں؟ حاضرین نے عرض کیا کہ میراں جی! وہ اس دنیا سے کوچ کر چکے۔ امامناؑ نے فرمایا ہاں' بندہ کو نہایت تعجب ہو رہا تھا کہ ایسی شخصیت اگر زندہ ہے تو بندہ کی صحبت سے کیونکر باز رہی۔ لیکن معلوم ہو گیا کہ وہ اس دنیا سے کوچ کر چکے ہیں۔ پھر فرمایا کہ ہاں ملک خدا بخش "عاشق اللہ" تھے۔ بی بی خونزا لواتاجؒ کے بھائی ملک خدا بخش کے حق میں، امامنا مہدی موعود علیہ السلام کی یہ بشارت ان کی برگزیدگی اور ان کے مقاماتِ عالیہ کی طرف نشاندہی کرنے والی ایک اہم اور بیّن دلیل ہے۔

صدیقِ ولایتؒ کے ننھیالی رشتہ دار مالدار تھے مصاحبِ شاہ تھے ــ مگر انھیں دُنیا سے محبت نہیں رہی۔

حضرت صدّیقِ ولایتؒ کے ننھیال میں بعض ایسے بزرگ بھی ہوئے ہیں جو اپنے زمانے کے بادشاہوں کے معتمد و مصاحب تھے اور مال و اسباب کی ان کے پاس فراوانی تھی، مگر انھیں اس سے محبت نہیں تھی۔ فارغ الحالی اور آرام و آسائش کے دنیاوی تمام سامان ان کے پاس موجود تھے، لیکن انھوں نے کبھی ان سے حظ نہیں اٹھایا بظاہر وہ امیر تھے لیکن باطن میں فقیر اور خدا رس۔ خدا ان کے دل سے کبھی نہ بھلایا گیا۔ ہر آن اور ہر لحظہ وہ خدا کے اوامر و نواہی کی تعمیل میں مصروف تھے اور ہر فروگزاشت سے وہ بچا کرتے تھے۔ تقویٰ شعار، عابد و

۱؎ دفترِ اول، رکنِ اول، بابِ دوم۔ شواہد الولایت، تصانیفِ حضرت شاہِ برہانؒ۔

Goto Main List

صالح ہونے کے ساتھ وہ بہت شجیع بھی تھے اور انھوں نے مستحقین کی خدمت اپنے اُوپر لازم کر رکھی تھی۔ سخاوت ان کا خاص شیوہ تھا

> حضرت صدیقِ ولایتؓ کے حمل کے ابتدائی دَور میں، بی بی خونزا بوا تاجؒ کو بشارت والا خواب دکھائی دینا
>
> ## بی بی کا پہلا خواب

بی بی خونزا بوا تاجؒ کا عقدِ نکاح میاں سیّد موسیٰ بن سیّد خوندمیرؒ سے ہوا تھا۔ جن کے بطن سے دو لڑکیاں[1] پیدا ہوئیں ہر بار جبکہ حمل قرار پاتا اللہ تعالےٰ سے لڑکے کی آرزو کی جاتی تھی، دو لڑکیوں کے بعد بفضلِ خدا جب بی بی پھر حاملہ ہوئیں اور حمل قرار پائے ہوئے تین مہینے گزرے تھے کہ ایک رات بی بی خونزا بوا تاجؒ اپنی والدہ بی بی خونزا ماہؒ سے نہایت حسرت اور یاس کے ساتھ مخاطب ہوئیں اور کہنے لگیں اب تک تمام عزیز و اقارب ہر موقعہ پر لڑکا تولد ہونے کی امید کرتے رہے مگر پچھلی دو بار بھی ان کی اُمیدیں پوری نہ ہوئیں، اگر اس مرتبہ بھی اللہ تعالیٰ کی مشیّت، پہلے کی طرح جاری ہو جائے تو میرے لئے بڑی پریشانی کی بات ہو جائے گی اور عورتیں بھی انگشت نمائی کریں گی۔ بی بی خونزا ماہؒ کو اپنی بیٹی کی باتیں سن کر سخت تردد ہوا مگر انھوں نے اللہ کے فضل و کرم کا حوالہ دے کر تسلی دی اور تشفی کی باتیں کیں۔ رات بڑھنے پر جب ماں اور بیٹی دونوں سو گئیں بی بی خونزا بوا تاجؒ نے خواب دیکھا کہ آسمان سے آفتاب زمین کی طرف اُترا چلا آرہا ہے۔ یہ منظر دوسرے اور لوگ بھی دیکھ رہے ہیں اور یہ خود بھی دیکھ رہی ہیں۔ آفتاب بالکل نیچے اُترا، بی بی کے سر پر آیا اور غائب ہو گیا۔ جب بی بیؒ کی آنکھ کھلی تو انھوں نے پہلی بار جنین کو پیٹ میں حرکت کرتا ہوا محسوس کیا۔ نمازِ فجر کا وقت ہو چکا تھا، وضو کر کے نماز ادا کی اور جب صبح ہوئی اور دن چڑھا تو ملک خدابخش اپنی عادت کے مطابق بہن کے گھر تشریف لائے بی بیؒ نے اپنے بھائی سے رات کو دیکھا ہوا خواب بیان کیا۔ ملک خدابخشؒ خواب سن کر بے حد خوش ہوئے اور اس کی یہ تعبیر بیان فرمائی کہ — "بوا تاج! اللہ تعالیٰ تم کو بہت بزرگی والا لڑکا عنایت کرنے والا ہے۔ جو بہت نامور ہوگا اور قبیلہ پرور بھی —" صدیقِ ولایتؓ کا حمل قرار پانے کے بعد یہ پہلا خواب تھا

---

[1] بہ روایتے ۶ لڑکیاں۔ [2] حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے تعلق سے "صدیقِ ولایت" یہاں اس لئے درج عبارت کیا گیا ہے کہ امامنا حضرت مہدی موعودؑ نے پیرانِ پٹن میں میاں سید خوندمیرؓ کے شرفِ ملاقات حاصل کرتے ہی فرمایا "خیر جی ہمارے بھائی میاں سید خوندمیرؓ صدیق" ہیں۔ فقیر سید محمد غفرلہٗ

Goto Main List

جو بی بی خونذا لوا تاجؒ کے لئے لڑکے کے تولد ہونے کی بشارت والا تھا۔

بی بی خونذالواتاجؒ کا دوسرا خواب

بی بی خونذا لوا تاجؒ نے دوسرا خواب اُس وقت دیکھا جبکہ صدیقِ ولایتؒ کا حمل قرار پائے ہوئے سات مہینے گزرے تھے۔ بی بیؒ نے خواب میں دیکھا کہ بہت سے لوگ جمع ہو گئے ہیں۔ ایک اژدہام ہے اور ہر ایک کی زبان پر یہی ہے کہ دیکھو اب بادشاہ آتا ہے' اب بادشاہ آتا ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص یہی خیال کر رہا ہے کہ بادشاہ میرے اپنے گھر آئے گا اور شاہِ سلطنت مجھ پر نوازش کرے گا' اسی اُمید اور آرزو کے ساتھ ہر شخص اپنے گھر کو سجا رہا ہے۔ الحاصل کیا دیکھتے ہیں کہ بادشاہِ عالی شان کے فرّاش، نوکر چاکر، آگے آئے۔ اور بی بی خونذا تاجؒ کے گھر میں داخل ہوئے۔ شاہانہ فرش اور بادشاہ کے مناسب مقام ساز و سامان ان کے مکان کے صحن میں سجایا! مکان کے درمیانی حصہ میں نہایت شاندار اور مرصّع تخت بھی لایا اور بچھا دیا' تھوڑی دیر گزرنے نہ پائی تھی کہ شہنشاہِ عالی مقام کی سواری تشریف لائی اور اس مرصّع تخت پر تشریف فرما ہوئی۔ عصمت پناہ' عفت دستگاہ بی بی لوا تاجؒ جو قلبِ طاہر اور دلِ روشن رکھتی تھیں۔ بادشاہ کی تشریف آوری پر اصل حقیقت سے واقف ہو گئیں اور بادشاہ حقیقی تعؐ کے جلوہ افروز ہونے کی خوشی اور اس کے جلوۂ بے مثال سے جس کی تعریف زبان سے بیان نہیں کی جا سکتی اور جو حدِ توصیف سے باہر تھی اپنی خوش قسمتی پر حیرت اور تعجب میں پڑ گئیں۔ اسی دوران شہنشاہِ عالی شان نے حکم دیا کہ خونذا لوا تاج کو حضور میں لایا جائے' حکم کے ساتھ ہی آپ کو شہنشاہِ عالی مرتبت کے تخت کے روبرو لے جایا گیا۔ ارشادِ شاہی ہوا کہ خونذ لوا تاج! آج تمہارے گھر ہم رونق افروز ہیں؛ خوش ہو اور جو کچھ مانگنا چاہتی ہو مانگ لو۔ تین مرتبہ اسی طرح کا فرمان ہوا۔ بی بی خونذا لوا تاجؒ نے بادشاہوں کے بادشاہ اور احکم الحاکمین کی جناب میں نہایت ادب کے ساتھ تین بار بھی جواباً یہی عرض کیا کہ "شہنشاہ سے (اس کی) ذات چاہتی ہوں۔" پھر ارشاد ہوا کہ خونذا لوا تاجؒ! تم اپنے قرابتداروں کو حاضر کرو کہ ان کو سرفراز کیا جائے' آپ نے اپنے تمام رشتہ داروں کو جیسے والدین اور ماموں اور ماموں زادگان کو حاضر کیا اور یہ سب لوگ شاہی خلعتوں سے سرفراز کئے گئے پھر ارشادِ شاہانہ ہوا کہ لوا تاج! تمہارے جو کوئی اور رشتہ دار باقی رہ گئے ہیں ان کو بھی حاضر کرو تاکہ ان پر بھی بخشش کی جائے'

Goto Main List

بی بیؒ نے اپنے باقی ماندہ رشتہ داروں کو بھی حاضر کیا اور وہ بھی انعام واکرام سے سرفراز ہوئے۔ پھر ارشادِ شاہانہ ہوا کہ لواتاج! ہم تجھ سے خوش ہوئے، تجھے اور تیری سات پشتوں کو اور تمام اقرباء کو ہم نے بخش دیا، ہمسایہ لوگوں کو اور اس شخص کو جو تیرے برتن سے پانی پیا ہو ہم نے بخش دیا ہے۔"

بی بی لواتاجؒ شروع ہی سے چونکہ عارفہ، عابدہ اور صالحہ تھیں اس لئے اس معاملہ کے موقعہ پر بھی "طلبِ حقؑ" کی صفتِ عالی کا ظہور اُن سے ہوا اور وہ بار بار پوچھے جانے کے باوجود ذاتِ حق کے سوا کسی اور چیز کی طلب گار نہیں ہوئیں۔ بی بی لواتاجؒ نے علی الصبح ملک خدا بخشؒ سے رات کا اپنا یہ خواب بیان کیا، ملک خدا بخشؒ ایک روشن دل بزرگ تھے اور خواب کی تعبیر میں انھیں کمال حاصل تھا، فرمایا کہ لواتاجؒ! اللہ تعالیٰ تم کو ایک لڑکا دے گا جو مشرق تا مغرب کا بادشاہ ہوگا یا وہ لڑکا "بینۂ آخر زماں"[1] ہوگا کیونکہ مہدیؑ کے ظہور کا یہ زمانہ ہے۔ ملک موصوف نے بی بی کو تاکید کی کہ وہ حمل کی حفاظت کریں۔ بی بی خونزہ لواتاجؒ اپنے بھائی ملک خدا بخشؒ سے خواب کی ایسی تعبیر سن کر بڑی خوش ہوئیں، اور یقین ہوا کہ اس بار لڑکا پیدا ہوگا۔ لڑکا پیدا نہ ہونے کا جو رنج وملال اور مایوسی کی جو کیفیت پیدا ہو چلی تھی وہ دل سے دُور ہوگئی۔

فصل (۲)

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ کی ولادت باسعادت اور ابتدائی پندرہ سولہ سال کی عمر تک کے واقعات

حضرت صدیقِ ولایت رضی اللہ عنہ کی باسعادت ولادت

بی بی خونزہ لواتاجؒ کے حملِ شریف کی مدّت کے بخیر وعافیت تکمیل پا جانے پر خدا کے فضل وکرم سے میاں سید موسیٰؒ کے گھر ۸۸۶ھ[2] میں بمقام شہر پیرآل پٹن اس مقدس ومحترم فرزند کی پیدائش ہوئی جس کے تنِ شریف پر "امانتِ الٰہی کا بار" رکھا جانے والا تھا۔ خدائے بزرگ وبرتر کی جانب سے "بارِ امانت"

---

[1] یعنی سائرِ بینۂ آخر زماں" ۱۲" - فقیر سید محمد غفرلہٗ

[2] دوسری روایت کے لحاظ سے ۸۸۷ھ میں۔ ۱۲

Goto Main List

(حق تعالیٰ کی ذات کے دیدار کی یہ عظیم ترین عطا اور بخشش بواسطۂ مہدی موعودؑ اس مولود کے حق میں مقرر ہوچکی تھی اور جس کا شہید ہوجانا حضرت مہدئ آخرالزماںؑ کی "مہدیت کی حجت" قرار پانے والا تھا۔ اس کی تفصیل آئندہ صفحات پر انشاء اللہ آئے گی۔ اس سلسلہ میں حضرت میاں مصطفٰیؒ نے خوب فرمایا ہے ع

حجتِ مہدیؑ بروگشتہ تمام

کہتے ہیں کہ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؒ کی پیدائش کے وقت میاں سید موسٰیؒ کا گھر اچانک ایک غیر معمولی روشنی سے بقعۂ نور بن گیا تھا۔ اس ولادتِ باسعادت سے ماں اور باپ کے علاوہ دوسرے تمام عزیز و اقارب کے دل بے انتہا، خوشی اور مسرت سے بھر گئے تھے۔ ان کی خوشی کا اندازہ آسانی کے ساتھ کیا جاسکتا ہے۔ میاں سید موسٰیؒ نے اپنے اس نومولود فرزندِ دلبند کا نام اپنے والد کے نام کی مناسبت سے "سید خوندمیر" رکھا۔ "خوندمیر" اصل میں "خداوندِ امیر" ہے، جس کی عربی "اولوالامیر" یا "اولوالامر" ہے۔ اور معنے "حاکم" ہیں۔

حضرت صدیقِ ولایتؓ کے والدِ ماجد اور آپ کے ددھیالی رشتہ دار

حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؒ کے جدِّ اعلیٰ میاں سید جلال کے دو فرزند تھے: ایک میاں سید خوندمیر — اور دوسرے میاں سید عطن۔ میاں سید خوندمیر کا نکاح ملک شیخ بعانی الملقب بہ شجاع الملک کی بہن سے ہوا تھا جن کے بطن سے میاں سید موسٰیؒ (عرف چھجو) پیدا ہوئے۔ میاں سید موسٰیؒ کا نکاح بی بی خوندالوا تاجؒ سے ہوا جو ملک مودود شہ کی صاحبزادی اور ملک یعقوب باڑیوال کی پوتی تھیں۔ ان سے دو لڑکیاں اور دو فرزند ایک حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؒ اور دوسرے بندگی میاں سید عطنؒ ہوئے۔

حضرت صدیقِ ولایتؓ کے والدِ ماجد کی شہادت

جس وقت حضرت صدیق ولایتؓ کی عمر تین سال کی ہوئی انہی دنوں امیر سید موسٰی کی شہادت واقع ہوئی جس کا سبب راوی اس طرح بیان کرتے ہیں کہ سلطان محمود بادشاہِ گجرات کو خیال ہوا کہ وہ کافروں

لے حضرت صدیق ولایتؓ کی شہادت کے وقوع کا منکرین و منتظرینِ مہدیؑ کے مقابلہ میں "حجتِ مہدیت" قرار پانا آپؓ کے سوا اور دوسرے بندگانِ دین نے بھی ضبطِ تحریر کیا ہے۔ ۱۲ مولف ۲ے دفترِ اول شاہِ برہان ک، ب ۔ ۱۲۔

Goto Main List

کے قلعہ چرارو پر فوج کشی کرے جہاں شرارت پسند اور سرکش کفّار جمع ہو کر اسلام دشمن سرگرمیوں میں مصروف تھے۔ باڑیوال قبیلہ کے شجیع اور نامور وزرا اور امرا شریکِ فوج تھے جن کے سردار ملک شیخ مقرر کئے گئے۔ سردارانِ فوج میں ملک معظم اور امیر میاں سید موسیٰؒ بھی شامل تھے۔ کفار سے مقابلہ میں مسلمانوں کو منجانب اللہ فتح حاصل ہوئی۔ مگر چرارو کا قلعہ جس پر کفّار قابض تھے بہت مضبوط تھا۔ اس لئے قبضہ پانے کی کوشش میں فوج کے بہت سے مسلمان قلعہ کے دامن میں شہید ہو گئے۔ اس معرکہ آرائی کے دوران امیر سید موسیٰؒ اپنی زیرِ سرکردگی جماعت کے ساتھ خود بھی حملہ آور ہوئے اور شہید ہو گئے۔ اس وقت ملک شیخ مراقبہ میں محو تھے۔ آپ کو پہلے آپ کے فرزند کی شہادت کی اطلاع دی گئی مگر آپ مراقبہ سے نہ اُٹھے۔ پھر میاں سید موسیٰؒ کی شہادت کی اطلاع دی گئی تو آپ اسی وقت اُٹھے اور قلعہ کے قریب پہنچ کر انھوں نے پورے جوش کے ساتھ نعرۂ تکبیر بلند کیا، چند ہی لمحوں میں اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہوئی اور قلعہ کا ایک برج ٹوٹ گیا۔ پھر کیا تھا مسلمانوں کے لشکر کے لئے راستہ کھل گیا۔ اور اس طرح قلعہ بھی فتح کر لیا گیا مگر اس معرکہ میں امیر سید موسیٰ کے علاوہ وزرا، باڑی وال کے سردار ملک شیخ بھی شہید ہوئے۔ امیر سید موسیٰ کی پیدائش ۸۶۶ھ میں ہوئی تھی۔ اور اس طرح چوبیس ۲۴ سال کی عمر میں انھوں نے ۸۹۰ھ میں اس معرکہ میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔

امیر سید موسیٰؒ کے شہید ہو جانے کے بعد آپ کی زوجۂ محترمہ بی بی لوا تاجؒ اپنے بھائی ملک خدا بخشؒ کے پاس قیام پذیر ہو گئیں۔ امیر سید موسیٰؒ کی شجاعت، جوانمردی اور جاں نثاری سے متاثر ہو کر بادشاہِ گجرات سلطان محمود نے امیر سید موسیٰ کا منصب، میاں سید عطنؒ کے نام ملک نصیر الدین مبارز الملک کی خواہش پر جاری کر دیا۔ کیونکہ اب وہی بی بی لوا تاجؒ اور ان کے لڑکے اور لڑکیوں کے ضروری امور کے کفیل بن چکے تھے۔

مبارز الملک نے اپنے منشاء کے مطابق اپنا شصت ۶۰ ہزاری منصب معہ صوبہ داری پٹن و جمیع لوازمات بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؒ کے نام لکھوایا اور باضابطہ مہر زدہ سند حاصل کر لی جس کو آپؓ نے قبول ہی نہیں فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم کو دنیا اور منصب سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ اصرار کے باوجود اس طرح انکار کر دینے پر سب کو سخت تعجب ہوا۔

۱؎ مزید تفصیلات سے آگہی کے لئے شواہد الولایت، تاریخ سلیمانی اور دفترِ شاہ برہانؒ دیکھی جا سکتی ہیں۔ ۱۲۔ مولف

Goto Main List

حضرت صدیقِ ولایتؓ کا بچپن اور استغراقِ حق کا واقعہ

امیر سید موسیٰؒ کے شہید ہوجانے کے بعد ملک نصیر الدین مبارز الملک، حضرت بندگی میاںؓ کی والدہ ماجدہ کے ساتھ گہری محبت اور نہایت ہمدردی کا سلوک کیا کرتے تھے۔ مگر بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ اور ان کے بھائی میاں سید عطنؓ کی خدمت ان دونوں کے ماموں ملک خدابخش نے اپنے ذمہ لے رکھی تھی۔ اس کے باوجود حضرت صدیق ولایتؓ کے اوصاف حمیدہ اور اخلاقِ پسندیدہ بچپن ہی سے کچھ ایسے تھے کہ مبارز الملک بھی صدیق ولایتؓ پر دوسروں سے زیادہ محبت والفت کی نظر رکھتے تھے۔ اس خورد سالی میں بھی صدیق ولایتؓ کی نظروں میں خاص قسم کا رعب تھا کسی بہادر آدمی کی ایسی ہمت نہ ہوتی کہ آپ کے ساتھ نظریں چار کرسکے، مبارز الملک اپنے زمانہ کے بڑے شجیع اور بہادر مانے جاتے تھے۔ لیکن وہ بھی ایسی ہمت نہیں کرسکتے تھے کہ صدیق ولایتؓ سے نظریں ملالیں۔ انھیں دیکھے بغیر رہا بھی نہیں جاتا تھا۔ کہتے ہیں کہ مبارز الملک جب چاہتے کہ صدیق ولایتؓ کو نظر بھر کر دیکھیں تو خادمہ کو ہدایت کرتے کہ ان کے ہاتھ میں کوئی ایسی چیز دے دے جسے وہ دیکھنے میں محو ہوجائیں تاکہ میں ان کا چہرہ بخوبی دیکھ سکوں اس لئے کہ مجھے ہمت نہیں ہوتی کہ ان سے نظریں چار کرسکوں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کرتا اور مبارز الملک اس طرح صدیق ولایتؓ کو دیکھا کرتے۔

تین سال کی عمر میں صدیقِ ولایتؓ کا بفضلِ خدا تم دیدارِ حق کی تجلّی سے مشرف ہونا۔

تواتر کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ جس وقت صدیق ولایتؓ کی عمر تین سال کی ہوئی، ایک دن آپؓ مکان کے صحن میں بچپن کے طور طریق کے مطابق کھیل رہے تھے اور بظاہر اس میں پوری طرح منہمک و مشغول تھے کہ اچانک مستغرق بحق ہوگئے۔ صدیق ولایتؓ کی والدہ محترمہ اور نانی دونوں آپ کی یہ حالت دیکھ کر پہلے تو ذرا متعجب ہوئیں اور جلد گود میں اُٹھا کر گھر کے اندر لے گئیں۔ جب ڈر دور ہوا تب سمجھیں کہ یہ فضلِ خدا تھا اور اس کی عطا و بخشش سے دیدارِ حق کی تجلّی سے مشرف کیا گیا ہے۔ والدہ محترمہ کو حمل کے دوران عالم رویا میں حضرت احکم الحاکمینؑ کی تشریف آوری اور جلوہ بے مثال کی دید کا واقعہ ذہن میں تازہ ہوگیا۔ بی بی خونزۃ الواناؒ کو اس معاملہ کے سمجھنے میں دشواری نہ ہوئی مگر دوسروں کے لئے رویت کی اس ماہیت کا سمجھنا آسان نہ تھا۔

لہ دفتر اول مصنفہ حضرت شاہ برہانؒ رکن دوم باب اول - ۱۲

Goto Main List

کم سنی کے باوجود، فراستِ عالی اور عقلِ سلیم حدِّ کمال کو پہنچی ہوئی تھی

بیان کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت صدیق ولایتؒ کو بچپن ہی سے فراست درجۂ کمال تک عطا فرمائی گئی تھی جس کا اظہار بہت سے واقعات سے ہوا کرتا تھا۔ اس کم سنی کا ایک واقعہ یوں بیان کیا گیا ہے کہ ملک نصیرالدین مبارزالملک نے اپنی عالی شان عمارت کی تعمیر، شاہی جربہ کار معمار وگتہ دار کے ذریعہ شروع کروائی تھی مگر اس کی بنیاد کی گہرائی بلحاظِ عمارت بہت کم تھی۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ادھر صدیق ولایتؒ چلے گئے۔ آپ نے پایہ کی کمی کو دیکھ لیا اور فرمایا کہ اس عمارت کا پایہ اور زیادہ گہرا ہونا چاہئے تھا۔ شاہی معمار نے اپنی غلطی محسوس کی اور اعتراف کرلیا۔ کم عمری کے باوجود آپ کی عقلِ سلیم وفراست اور ایسی گہری نظر کے حامل ہونے پر دوسرے اور صاحبانِ خرد نے سخت تعجب کیا۔ مبارزالملک کی ہدایت پر شاہی معمار نے غلطی کی اصلاح کرکے تعمیراتی اصول پر پایہ کی گہرائی میں اضافہ کرلیا۔ اس وقت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کی عمر شریف صرف چار سال کی ہی تھی۔

چھ سات سال کی عمر شریف اور امورِ دُنیا سے عدم دلچسپی

جب حضرت صدیق ولایتؒ کی عمر شریف چھ یا سات سال کو پہنچی تو آپ سے بہت سی عجیب باتیں رونما ہونے لگیں۔ مثلاً تعجب خیز بات یہ تھی کہ جب اپنوں یا غیروں میں سے کوئی شخص آپ کو دنیاوی امور کی طرف ترغیب دلاتا اور آپ کو آپ کے والد کے منصب کا شوق دلانا چاہتا اور کہتا کہ میاں اتم بادشاہ کی ملازمت اختیار کرلو اور اپنے والد کا منصب حاصل کرلو تو آپ اس کم عمری میں یہ عمدہ جواب دیتے کہ:-
ہم نے اپنے معبود کو دیکھا ہے اور نوکری چاکری اور بندگی بھی اپنے خالق تعالیٰ کی ہم کریں گے۔ ہم مخلوق کے نوکر چاکر نہیں بنیں گے۔ ہم مخلوق کو سر جھکا کر سلام نہیں کریں گے۔"

راوی کہتے ہیں کہ آپ کے اس جواب کا چرچا بہت زیادہ ہوا اور شدہ شدہ یہ جواب ملک خدابخش اور مبارزالملک نے بھی سُنا۔ اس کم عمری میں دنیا سے بیزاری اور خُدا طلبی کی ایسی باتیں سن کر ان کے علاوہ اور دوسرے بہت سے سمجھ دار لوگ حیرت میں پڑ گئے۔

Goto Main List

نو دس سال کی عمر اور دیدارِ الٰہی کی طلب اور تڑپ

اتنی چھوٹی سی عمر میں آپؓ کو دنیا اور دنیا کی جاہ و حشمت سے بیزاری بلکہ سخت نفرت تھی۔ اگر آپؓ کو اُنس و لگاؤ تھا تو علماء، فقراء اور اہل اللہ سے تھا۔ وہی ذکر آپ کو پسند آتا جس میں خدا و رسولؐ کے احکام بیان کئے جاتے۔ اس تذکرے سے جو دنیا اور اس کے حصول کی تدابیر و ذرائع کے تعلق سے کوئی شخص کرتا تو آپؓ اس کو سخت ناپسند کرتے۔ آپ ایسے تذکرے سننا گوارا ہی نہیں کرتے تھے بلکہ اس قسم کا تذکرہ کرنے والے سے آپ سخت ناراض ہو جایا کرتے تھے۔

جب آپ کی عمر شریف نو یا دس سال کو پہنچی تو آپ کے دل میں اللہ کی محبت اور اس کا عشق روز بروز بڑھتا ہی گیا کہ جس کسی بزرگ ہستی کی مقدس صورت آپ کو نظر آتی آپ نہایت شوق اور تمنا لئے ہوئے اس سے ملتے اور فرماتے: "کیا آپ سے میری مشکل حل ہوگی؟[1] اور کیا مجھے دیدارِ الٰہی حاصل ہو جائے گا؟" — اس کم عمری میں مشکل ترین سوال پر وہ بزرگوار حیرت اور تعجب کرتے

---

[1] میاں سید خوندمیرؓ کا حوصلہ اور آپ کا کبھی نہ بھرنے والا ظرف بچپن ہی سے بے حد بڑا تھا اور آپ کا مقصود لامحدود تھا۔ اسی لئے بفضلِ خدائے وہاب ایک دو بار دیدارِ الٰہی حاصل ہو جانے کے باوجود آپ نے اس پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ ایسے پیر کامل کی تلاش میں رہنے لگے۔ جو آپ کی رہنمائی اور دستگیری کر کے بار بار اور تازہ بہ تازہ تجلیات ذات الٰہی سے سرفراز کرائے۔ چنانچہ امامنا حضرت مہدی موعود علیہ السلام سے شرفِ ملاقات کے ساتھ ہی میاںؓ کی یہ مشکل حل ہوگئی اور آپ کی یہ طلب پوری ہونے لگی۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے صدیق ولایتؓ کی طلب دیدارِ الٰہی کی یوں توصیف فرمائی:- "ہرچند کہ از حق تعالیٰ دادہ می شود بس نمی کند و طلبش کوتاہ نمی گردد۔" (انتخاب[12])
یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے ہرچند دیا جاتا ہے (دیدارِ الٰہی عطا کیا جاتا ہے) اس کے باوجود ان کی (میاںؓ کی) طلب کم نہیں ہوتی۔ ایسا ہونا امر یقینی تھا کیونکہ صدیق ولایتؓ امامنا علیہ السلام کے "تابع تام" اور قائم مقام تھے۔ حضرت امامنا نے بندگی میاں شیخ بھیکؒ سے یوں ارشاد فرمایا تھا ؎ بیزارم از آں کہنہ خدائے کہ تو داری ہر لحظہ مرا تازہ خدائے دیگر است
یعنی میں اس پرانے خدا سے بیزار ہوں جو تو رکھتا ہے۔ مجھے تو ہر لحظہ تازہ خدا حاصل ہوتا ہے۔ (یہاں تازہ خدا سے تازہ تجلی ذاتِ خداوندی مراد ہے)۔ یہ مقام اصالتاً خاتمین علیہما السلام کو حاصل تھا اور تبعاً حضرات سیدینؓ کو حاصل ہوا۔ مظہر سید محمد غفرلہ

Goto Main List

انتظارِ آمدِ مہدیؑ

اور کہتے کہ صاحبزادے! یہ کام ہر کس وناکس کا نہیں ہے، بلکہ یہ خلیفۃ اللہ مہدیؑ کی ذات کا خاصہ ہے، وہی آپ کی اس مشکل کو حل کریں گے اور احادیث صحیحہ کی رُو سے یہ زمانہ جناب مہدیؑ کی آمد اور ظہور کا ہے۔ انتظار کیجئے کہ خدا تعالیٰ آپ کی آرزو پوری کر دے۔"

میاںؓ کی والدہ ماجدہ کا انتقال پُر ملال۔

صدیقِ ولایتؓ ابھی دس سال کے تھے کہ آپؓ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا ــــــــــ اور

جب صدیق ولایتؓ کی عمر شریف گیارہ سال کو پہنچی تو انہی دنوں کی بات ہے ایک روز مبارز الملک نے اپنے بھتیجے ملک خدا بخشؒ سے فرمایا کہ خدا بخش! اگر کوئی چیز تم سے میں طلب کروں تو کیا تم مجھ کو دو گے؟ ملک خدا بخش عمدہ اوصاف والے مرد فرلیس تھے وہ سمجھ گئے کہ ملک مبارز الملک غالباً میاں سید موسیٰؒ کے فرزندوں میں سے کسی کو مجھ سے طلب کرنے والے ہیں، ساتھ ہی وہ اس خطرہ سے دلگیر ہوئے کہ شاید وہ میاں خوندمیرؓ کی ذات کو طلب کرلیں۔ اگر ایسا ہو تو میں میاں سید خوندمیرؓ کی خدمت سے محروم رہ جاؤں۔ اس کے باوجود ملک خدا بخشؒ نے جواب دیا کہ آپ میرے چچا ولی نعمت ہیں۔ اور میرے والد کی جگہ ہیں آپ جو کچھ طلب کریں گے میں انشاء اللہ دل وجان سے پیش کر دوں گا۔ ان باتوں سے خوش ہو کر ملک مبارز الملک نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ امیر سید موسیٰ کے دونوں فرزندوں میں سے ایک کو تم مجھے دے دو تاکہ میں خود کو ان کی خدمت سے مشرف کرلوں نیز یہ کہ سید عطنؓ کی عمر میری لڑکی بوا نوری کی عمر کے برابر ہے میں چاہتا ہوں کہ اگر اللہ نے چاہا تو ان دونوں کی نسبت مقرر کر دوں۔ ملک خدا بخش بہت خوش ہوئے کہ ملک مبارز الملک نے میاں سید خوندمیرؓ کی ذات کا مطالبہ نہیں کیا کیونکہ وہ میاں کے بہت زیادہ عاشق تھے۔ ملک خدا بخش نے نہایت خوشی کے ساتھ میاںؓ کے چھوٹے بھائی میاں سید عطنؓ کو ملک مبارز الملک کے ساتھ کر دیا۔ اور حضرت میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ ملک خدا بخش کے پاس ہی رہے۔

Goto Main List

صدیق ولایتؒ کی عمر شریف جب بارہ سال کی ہوئی تو راوی بیان کرتے ہیں کہ خدا طلبی اس درجہ بڑھ گئی کہ آپ اکثر اوقات مستغرق بحق رہنے لگے ۔ اور تجلّیاتِ الٰہی سے بہرہ اندوز ہونے لگے تھے۔ ان دنوں بادشاہِ گجرات سلطان محمود بیگڑھ کا دارالسلطنت چاپانیر تھا ۔ اور پیراں پٹن جاگیر تھی جو ملک مبارز الملک کو سلطان کی طرف سے منصب کے علاوہ اعزازی طور پر عطا کی گئی تھی ۔ پیراں پٹن دارالسلطنت چاپانیر سے اگرچہ بہت زیادہ فاصلہ پر واقع تھا مگر مبارز الملک اپنے بھتیجوں کے ساتھ جو سب کے سب امراءِ سلطنت تھے، دربارِ شاہی میں شرکت کی خاطر پیراں پٹن سے اکثر و بیشتر چاپانیر جایا کرتے تھے ۔ انہی دنوں مبارز الملک نے اپنے بھتیجوں سے مشورہ کیا اور کہا کہ میرا خیال ہے سلطان محمود سے عرض کر کے میاں سید عطنؒ کے لئے پانچ سو سواروں کی وزارت اور اپنی دو ہزار گھوڑوں کی وزارت کا منصب میاں سید خوندمیر کے لئے مقرر کرا دوں اور پھر آگے کسی وقت بادشاہ سے خواہش کر کے اپنے لئے ایک نیا منصب حاصل کر لوں ۔ مشورہ کرنے پر سب نے اس کو پسند کیا اور متفق ہوئے ۔ چنانچہ حسبِ عادت جب مبارز الملک کا ارادہ چاپانیر جانے کا ہوا تو قبیلہ کے تمام افراد کے ساتھ میاں سید عطن کو بھی لے لیا ۔ اور سلطان محمود کے دربار میں حاضر ہوئے ۔ بادشاہِ گجرات سلطان محمود ہمیشہ ہی ملک مبارز الملک کی بہت عزت کرتا تھا اور انھیں بہت عزیز رکھتا تھا، اپنی پیش گاہ عالی سے ان کی کسی بھی قسم کی درخواست کو رد نہیں کرتا تھا جب مبارز الملک نے بادشاہ کے پاس میاں سید خوندمیر اور میاں سید عطن کو وزارت و منصب عطا کرنے کے لئے اپنی درخواست پیش کی تو فوراً اس کو منظوری حاصل ہو گئی اور اسی وقت مناصب اور وزارت کی اجرائی کے لئے فرمانِ شاہی صادر ہو گیا ۔ ملک مبارز الملک فرمانِ شاہی لئے ہوئے پیراں پٹن واپس آئے [1]

جب کبھی ملک مبارز الملک چاپانیر جاتے اور وہاں سے پیراں پٹن واپس لوٹ آتے تو بطورِ تعظیم و تکریم صدیق ولایتؒ ایک خاص مقام تک آگے جا کر ان کا استقبال کیا کرتے تھے ۔ مگر اس مرتبہ صدیق ولایتؒ کو ملک مبارز الملک کے تعلق سے یہ معلوم ہوا کہ وہ منصب و وزارت کا فرمان حاصل کر کے واپس آ رہے

---

[1] ماخوذ از دفتر اول مصنفہ حضرت شاہ برہانؒ و تاریخ سلیمانی ۔ "مؤلف"

Goto Main List

ہیں تو آپ کو شدید رنج ہوا۔ اسی لئے آپ نے ملک مبارز الملک کا استقبال گوارا نہیں کیا۔ ملک مبارز الملک واپسی میں جب اس خاص مقام پر پہنچے اور وہاں میاں سید خوندمیرؒ کو نہ پایا تو وہ خود اور ان کے بھتیجے تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ اس مرتبہ میاںؒ استقبال کو نہیں آئے، سبب کیا ہوگا؟ وہ مختلف اور گوناگوں خیالات کرنے لگے۔ کسی نے کہا شاید وہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ چھوٹے بھائی امیر سید عطن کو وزارت دلادی ہے۔ اور خود اپنے لئے کچھ بھی نہیں کیا۔ کسی نے صدیق ولایت کے مزاج کی ناسازی کا گمان کیا جس سے ملک مبارز الملک کو اور زیادہ تشویش ہوئی۔ مبارز الملک کی دوسری عادت یہ بھی تھی کہ جب کبھی وہ چاپانیر سے پیران پٹن واپس آتے تو پہلے ملک خدا بخش کے گھر پر اُترتے اور بی بی خوندالوا تاجؒ سے مل کر بچوں کی خیر و عافیت معلوم کرلینے کے بعد اپنے محل کو روانہ ہوتے۔ اس مرتبہ بھی وہ اپنی اس عادت کے موافق پہلے بی بی خوندالوا تاجؒ کے گھر آئے اور خیریت و عافیت دریافت کی۔ بی بیؒ نے بتایا کہ الحمدللہ وہ خیریت سے ہیں۔ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؒ کی کیفیت دریافت کرنے پر بی بیؒ نے فرمایا الحمدللہ وہ بھی صحت و عافیت سے ہیں لیکن جب آپ کے آنے کی خبر پہنچی تو ارادہ کیا کہ استقبال کے لئے روانہ ہوں گے۔ مگر پھر واپس آگئے۔ اور حجرہ کا دروازہ بند کرکے بیٹھ گئے ہیں۔ اس برخوردار کا منشا کیا ہے معلوم نہیں ہوا۔ اس بات کے سننے پر سب کا تعجب اور بھی بڑھ گیا۔ سب نے ہر چند اس امر کی کوشش کی کہ آپؒ باہر آئیں مگر سب ناکام رہے۔ حسب عادت استقبال کے لئے روانہ نہ ہونے اور اس طرح حجرہ میں رُکے رہنے کی وجہ اس وقت کسی کی سمجھ میں آہی نہ سکی۔ مبارز الملک نے بادشاہ گجرات سلطان محمود سے مناصب اور وزارت کی اجرائی کے ضمن میں جو گفتگو ہوئی تھی اس سے ملک خدا بخشؒؓ اور ملک بخنؒ کو واقف کرایا۔ (ملک بخنؒ، ملک خدا بخشؒ کے بھائی تھے جو مہاجر مہدیؑ بھی ہیں) مبارز الملک نے اس کے علاوہ وزارت ملنے کا وہ شاہی فرمان جو اپنے ساتھ لائے تھے ان دونوں بزرگوں کے حوالے کرکے کہا کہ میاں سید خوندمیرؒ کو تم سے زیادہ خلوص ہے تم انھیں دے دو اور میری طرف سے کہو کہ اس منصب کو ضرور قبول کرلیں اور عذر نہ کریں۔ میں نے اپنا منصب تمہارے نام جاری کرایا ہے۔ بادشاہ کی مہربانی میرے حال پر بہت زیادہ ہے۔ میں ایسی ہی دوسری منصب اپنے نام پر جاری کرالوں گا۔ اس منصب اور خدمتِ وزارت کو اگر تم قبول کرلو تو ہم کو فائدہ یہ ہوگا کہ ایک نئی منصب اور وزارت ہمارے

خاندان میں اضافہ ہو جائے گی ـــــ ملک خدابخشؒ اور ملک نجنؓ نے ملک مبارز الملک سے "فرمانِ شاہی" لے کر حضرت میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ سے ملاقات کی اور دربارِ شاہی کے واقعات اور مبارز الملک نے جو کچھ کہلوایا تھا سب کچھ عرض کر دیا۔ حضرت میاں سید خوندمیرؓ نے تمام واقعات سننے کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں اس وزارت اور منصب کی طلب کے باعث رنجیدہ نہیں ہوا ہوں بلکہ بندہ کے رنج کا سبب یہ ہے اور افسوس اس بات کا ہے کہ بندہ کا بھائی طالبِ دنیا ہو گیا ہے، ملک مبارز الملک کے استقبال کے لئے نہ آنے کا بھی سبب یہی ہے، ہم کیونکر آسکتے! جبکہ وہاں سید عطن بھی تھے۔ اگر ہم آتے تو ان کا چہرہ دیکھنا پڑتا، ہم کو دنیا کے طالبوں سے اور صاحبانِ منصب سے کوئی کام نہیں ہے۔ خود اس بندہ کو دُنیا اور منصبِ وزارت سے کوئی سروکار نہیں۔

ملک خدابخشؒ بہت فرلیس آدمی تھے۔ اس سے پہلے ہی سے وہ میاں کی مرضی پہچانتے تھے اور یقین رکھتے تھے کہ میاں اس دنیاوی معاملہ میں کچھ بھی قبول نہیں کریں گے مگر اپنے چچا ملک مبارز الملک کے کہنے کا خیال کرتے ہوئے ان کی طرف سے اطلاع دینے آئے تھے، جب جواب سن چکے تو ملک مذکور کی خدمت میں واپس ہوئے اور کہا کہ بھائیوں نے میاں کے تعلق سے بعض باتوں کا جو گمان کیا تھا میاں سید خوندمیر کے جواب میں ہم نے ایسا کوئی شائبہ نہیں پایا بلکہ ہم نے دنیا سے بیزاری کا ایسا اور اس طرح کا جواب سنا ہے۔ پھر آپ نے اپنی بات چیت کی تمام تفصیلات سنا دیں۔ سب لوگ جو اپنے وقت کے فاضل اور عاقل تھے، صدیق ولایتؓ کے اس جواب کو جس میں دنیا میں دیدارِ ذاتِ خدا کی طلب اور ترکِ دنیا کا شوق جیسے امور شامل تھے، سنا تو تعجب کرنے لگے۔ واضح ہو کہ اس وقت تک گجرات میں مہدی موعودؑ کے ظہور کے تعلق سے کوئی اطلاع نہیں پہنچی تھی۔ اور تعلیم "احسان" کے اسرار کا بیان عوام تک نہیں پہنچا تھا۔ سوائے چند اشخاص کے جو النادر کالمعدوم کے حکم میں آتا ہے۔ ملک مبارز الملک کے قلب پر صدیق ولایتؓ کے اس جواب سے جس میں دنیا سے استغناء اور طلبِ خدا کی باتیں تھیں ایک خاص اثر ہوا۔ انھوں نے کہا کہ میاں سید خوندمیرؓ کا ترکِ دنیا پر ایسا مائل اور راغب ہو جانا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ میاں سید خوندمیرؓ اللہ تعالیٰ کے ایک خاص اور مقبول و برگزیدہ بندے ہیں۔ اس وقت ملک مبارز الملک نے ملک خدابخش سے

ترک دنیا اور طلبِ دیدار خدائے تعالیٰ کے لئے صدیق ولایتؓ کا شوق حضرت مہدی موعودؑ کے گجرات میں ظہور سے پہلے ہی عام تام ہو گیا تھا۔

دریافت کیا کہ تمہاری رائے میں میاں سید خوندمیر کا یہ حال کس طرح دکھائی دے رہا ہے ؟ ملک خدا بخشؒ نے جواب دیا کہ میاں کے حال اور اقوال سے ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ یہ ایک ایسی عظیم ہستی ہوگی جو کسی شخص کو سر جھکا کر سلام نہیں کرے گی ۔ یہ مشرق و مغرب کا بادشاہ یا بیّنۂ آخر زماں ہوں گے ۔ چونکہ ملک خدا بخش کی بات کا سب چھوٹے اور بڑے اعتبار کرتے تھے اس لئے ملک مذکور کے جواب کو ملک مبارز الملک کے ساتھ دوسرے سبھوں نے درست قرار دیا اور سب کے سب صدیق ولایتؒ کے پہلے سے زیادہ معتقد ہوگئے ۔

لیکن وزارت و منصب کے حاصل کرنے کے انکار کے بعد اور اس بات کے جان لینے کے باوجود کہ آپ کو دنیاوی جاہ و حشمت سے قطعاً لگاؤ یا اُنس نہیں بلکہ اس کو آپ سخت ناپسند کرتے ہیں اور صدیق ولایتؒ کی حق تعالیٰ سے محبت ملاً بدلق بڑھتی جارہی ہے، ملک مبارز الملک کا پھر بھی یہ خیال ہی رہا کہ کسی نہ کسی طرح سے حضرت میاں سید خوندمیرؒ دنیاوی امور میں گتھ جائیں ۔ کہتے ہیں کہ ملک مبارز الملک نے اپنے تمام خویش و اقارب اور تمام بھتیجوں سے مشورہ کیا جس کے نتیجہ میں یہ دو تجاویز طے ہوئیں کہ میاں سید خوندمیر کی عمر اس وقت پندرہ، سولہ سال کی ہو چکی ہے، ان کے یہ دو کام کر ڈالے جائیں ۔ ایک یہ کہ ان کو کسی بھی جگہ "مرید" کرا دیا جائے، کیونکہ "پیر اپنی قوم میں ایسا ہوتا ہے جیسا نبی اپنی امت میں ہے " کے قول کے مطابق پیر کے مرتبہ کا لحاظ کرتے ہوئے وہ اپنے پیر کی بات ضرور سُنیں گے ۔ اور دوسری تجویز یہ ہوئی کہ میاں کی شادی کرادینی چاہئے، کیونکہ جب انھیں اپنے گھر کی فکر اور ضروریاتِ زندگی کا خیال پیدا ہوگا تو وہ مجبور ہو کر نوکری کو ضرور اختیار کرلیں گے ۔ خود ملک مبارز الملک کو ان تجاویز کو روبہ عمل لانے کی تدبیریں کرنی پڑیں ۔ کیونکہ انہی دنوں ملک خدا بخش علیہ الرحمہ کا انتقال ہوگیا تھا ۔ روایت بیان کی گئی ہے کہ میاں سید خوندمیرؒ کے بزرگانِ خاندان "قادریہ" طریق میں تھے ۔

صدیق ولایتؒ کی پندرہ سولہ سال کی عمر "مریدی" اور "شادی" کے مسائل کا سامنا

Goto Main List

فصل (۳)

خاندانی افراد کے مشورے اور حضرت صدیق ولایتؒ کی مریدی کے واقعات

شاہ مودود چشتیؒ سے مُرید کرانے کی کوشش

ملک مبارز الملک اور دیگر افرادِ خاندان کے مشورے سے جب یہ بات طے ہو گئی کہ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو کسی پیر کا مرید کرا دیا جائے۔ پھر ان کے تلقین کرائے جانے کے بارے میں ان تمام فاضل لوگوں کا اتفاق اس بات پر بھی ہو گیا کہ میاں سید خوندمیر کو شاہ مودود چشتیؒ سے مرید کرایا جائے کیونکہ اس زمانے کے لوگوں میں عظمت و بزرگی، پیشوائی و مقتدائی میں شاہ مودود چشتیؒ بہت شہرت رکھتے تھے۔ مرید کرانے کی اس تجویز سے میاں سید خوندمیرؓ کو بھی واقف کرا دیا گیا۔ صدیق ولایتؓ جو دیدارِ خدا کی طلب اور اس کے عشق میں سچے طالب اور عاشق تھے اس بات سے راضی ہو گئے۔ ملک مبارز الملک نے مریدی کے تمام لوازمات حاضر کر دیئے تاکہ مرید ہوتے وقت وہ پیر کی خدمت میں پیش کریں۔ مبارز الملک صاحبِ مقدرت تھے، اس لئے اہتمام کے ساتھ کچھ نقدی، کپڑا، شیرینی، پھول اور پان کے علاوہ بہت سی خوشبو کی چیزیں فراہم کر دیں تاکہ پیر کی خدمت میں اس پیش کشی سے قرآنی حکم کی متابعت میں کہ "اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم صدقۃ" یعنی اے مومنو! جب تم رسولؐ سے سرگوشی کرنے کا ارادہ کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے تحفۃً کچھ پیش کیا کرو" پر عمل ہو جائے۔ ملک مبارز الملک نے ان تمام چیزوں کے ساتھ بندگی میاں سید خوندمیر کو ملک بخن کے ساتھ دے کر شاہ مودود کے پاس بھجوایا۔ چنانچہ میاں سید خوندمیر، شاہ مودودؒ کے پاس آئے، ملاقات کی اور جو کچھ بھی ساتھ لائے تھے شاہ مودودؒ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ شاہ مودود بہت خوش ہوئے اور میاں سید خوندمیر کی تعظیم و تکریم بھی بجا لائے لیکن مرید نہیں کیا اور کہا کہ میں آج سید خوندمیر کو مرید نہیں کروں گا اس لئے کہ قبیلۂ باڑی وال کے تمام لوگوں کا سلسلہ مخدوم شیخ احمد کھٹو قدس سرہٗ سے نسبت رکھتا ہے اور تم میاں سید خوندمیر کو اس جگہ لائے ہو، کل جمعہ کا دن ہے ملک مبارز الملک نماز کے لئے آئیں گے تب ہم ملک سے دریافت کر کے میاں سید خوندمیر

Goto Main List

کو مرید کریں گے ۔ ملک بخن اجازت لے کر اُٹھے اور گھر کی طرف روانہ ہوئے ۔ میاں سید خوندمیر بہت دلگیر ہوئے ۔ اور خاموش ہو گئے ۔

شاہ مودودؒ کے جواب پر میاں سید خوندمیرؓ کا عبرت انگیز تبصرہ

شاہ مودود کے پاس سے واپسی پر رات کا وقت تھا۔ اثنائے راہ ایک مقام ایسا آیا جہاں کتّے پکار رہے تھے ۔ تب بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے کہا ملک بخنؒ! تم مریدی کے تحفہ کی چیزوں کو اگر ان کتوں کو ڈال دیتے تو اچھا تھا' یہ بھی تو ہمارے صاحب (خدائے بزرگ و برتر) کی مخلوق ہیں ۔ ملک بخن نے عرض کیا میاں ! ایسا کیوں کہتے ہو؟ شاہ مودود تو بہت اچھے درویش ہیں ؟ ملک بخن' شاہ مودود کی بہت تعریف کرنے لگے ۔ میاں نے فرمایا' چھی ! اجی ملک بخن' ان کا نام نہ لو ۔ ہم اس نامرد کے مرید نہ ہوں گے ۔ کیونکہ وہ تو دارِ دنیا میں مَلِک سے اجازت لے کر مُرید کرتا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن بھی ملک سے پوچھ کر شفاعت کرے گا ! اس کے بعد خود میاںؓ' پیر کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمانے لگے کہ ملک بخنؒ ! پیر ایسا ہونا چاہیے کہ قیامت کے دن اگر فرشتے مرید کو دوزخ کی طرف لے جانے لگیں اور کھینچنے لگیں تو اس وقت ہاتھ تھامنے والا پیر جس سے وہ مُرید ہوا ہے اللہ کے فضل سے ان فرشتوں سے مرید کو چھڑالے اور کہے کہ یہ میرا مرید ہے چھوڑ دو ' تو فرشتے چھوڑ دیں ـــــ یہ حیرتناک اور عبرت انگیز گفتگو سننے کے بعد ملک بخن گھر آگئے ۔ صبح ہونے پر ملک بخن نے رات کا تمام واقعہ ملک مبارز الملک کی خدمت میں من و عن سُنا دیا کہ شاہ مودود نے ایسا طے کیا تھا اور میاں نے اس قسم کا جواب دیا ۔ تمام سننے والوں کو میاں کی باتوں پر سخت حیرت ہوئی ۔

میاں سید خوندمیرؓ کو مخدوم شیخ احمد کھٹوؒ[1] کے سلسلہ میں مرید کرانے کی دوسری کوشش ۔ پیر کے تعلق سے میاںؓ کا ایک اہم ارشاد ۔

چند دنوں کے بعد ملک مبارز الملک نے میاں سید خوندمیرؓ کو مخدوم شیخ احمد کھٹوؒ کے سلسلہ میں مرید کرانے کے لئے ان کے خلیفہ کے پاس بھجوایا ۔ جب وہ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ان کا خلیفہ مرید کا ہاتھ پکڑ کر مخدوم علیہ الرحمہ کی قبر پر رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ تمہارے پیر مخدوم ہیں ۔ میاں سید خوندمیر نے جب مرید کئے جانے کے اس طریقے کو دیکھا تو تلقین نہیں ہوئے اور فرمایا کہ پیر کو تو حاضر ہونا چاہیے تاکہ مرید کو راہ بتلائے اور اس کی مشکلات کو بروقت حل کر دے ۔ ایسے کام قبر سے کیسے ہو سکتے ہیں ۔ اور واپس ہو گئے ۔

---

[1] احمد آباد کے قریب موضع سرکھیج میں دفن ہیں ۔ (شواہد ص ۱۱۱)

Goto Main List

اس واقعہ کے بعد میاں سید خوندمیرؒ پہلے کی طرح پیر کامل کی تلاش میں مصروف ہوئے۔ ادھر ملک مبارزالملک کو بھی اپنے ارادہ کی تکمیل کی فکر لگی رہی ـــــ اسی دوران یہ تیسرا واقعہ پیش آیا۔

صدیق ولایتؒ کو شیخ الاسلام شیخ ماہؒ سے مرید کرانے کی تیسری کوشش مگر شیخ ماہ کی دنیا دارانہ ذہنیت اور خوشامدانہ روش سے میاںؒ کا ناراض واپس ہو جانا۔

صدیق ولایتؒ کو مرید کرانے کی کوششوں کے سلسلہ میں کچھ ہی عرصہ کے بعد ملک مبارزالملک نے میاں سید خوندمیر کو شیخ ماہؒ کے پاس جن کا لقب شیخ الاسلام تھا ملک بخن کے ساتھ مرید ہونے کے لئے روانہ کیا۔ شیخ الاسلام کی عبادت وریاضت مشہور تھی۔ وہ صاحب وجاہت بھی تھے بادشاہ گجرات سلطان محمود، ان کا مرید تھا۔ دوسرے بہت سے امراء اور وزراء کی مریدی بھی ان ہی سے تھی۔ انھوں نے میاں سید خوندمیرؒ اور ملک بخن کے ساتھ اخلاص اور محبت کے اظہار میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ وسیع الاخلاق کا بہت زیادہ مظاہرہ کیا۔ میاں سید خوندمیرؒ کی دلجوئی کی خاطر آپ کی جوانی کی خوب خوب مدح سرائی کی۔ میاں سید خوندمیر کے ساتھ تالیفِ قلوب کے سب طریقے استعمال کئے۔ میاں کے باپ داداؤں کی بھی دل کھول کر تعریف بیان کی، ان کے اوصاف وخصائل اور ان کے شاہی اعزازات، مناصب اور وزارت، ان کے شاہی مقرب رہنے کی یادیں تازہ کرتے ہوئے یہ بھی کہا ـــ "سلطان محمود میرے معتقد ہیں، اب ہم جب بادشاہ کے پاس جائیں گے تو پہلے ان کے والد امیر سید موسیٰ کا منصبِ وزارت، بادشاہ سے کہہ کر ان کے نام جاری کرادیں گے اس کے بعد دوسرا کوئی کام کریں گے۔" ـــــ میاں سید خوندمیرؒ یہ سنتے ہی اٹھ کھڑے ہوگئے اور شیخ سے اجازت لئے بغیر وہاں سے باہر چلے آئے۔ شیخ ماہؒ پریشان ہوگئے اور ملک بخن کی خود ہی تفہیم شروع کی اور کہا کہ ملک بخن! دیکھو ہم نے میاں سید خوندمیر کو کچھ برا تو نہیں کہا تھا، ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ میاں ناراض ہو کر گئے ہیں، ناراضی کا سبب کیا ہوگا؟ ملک بخن نے شیخ ماہ کو تسلی دی اور کہا کہ ان کی طبیعت ہی کچھ ایسی ہوگئی ہے کہ کسی جگہ مرید نہیں ہوتے ہیں۔ آپ رنجیدہ نہ ہوں۔ ملک بخن نے شیخ ماہ سے اجازت حاصل کی اور واپس ہوگئے۔

راستہ میں ملک بخن نے میاں سید خوندمیر سے کہا کہ شیخ نے آپ سے ایسی کونسی بری بات کہی تھی کہ آپ کو اس قدر ناگواری محسوس ہوئی؟ ایسی شفقت ومحبت کے اظہار کے جواب میں تعجب ہے کہ آپ ناراض ہو کر اور اجازت لئے بغیر وہاں سے واپس ہوگئے۔ میاںؒ نے فرمایا ملک بخن! مرید ہونے سے ہمارا مقصود صرف

Goto Main List

یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کا دیدار حاصل ہو اور ہم شیخ کے پاس اسی غرض سے گئے تھے مگر اس نامرد شیخ نے پہلی ہی گفتگو میں دنیا کی بدترین اور بھونڈی صورت کو میرے سامنے خوبصورتی کے چار چاند لگا کر پیش کر دیا، اور مجھے دنیا کی طرف راغب کر رہا ہے۔ اسی لئے میں یقین کے ساتھ جان گیا کہ میرا مقصود اس جگہ ہرگز حاصل نہ ہو سکے گا۔ بدیں سبب اُٹھ گیا اور باہر نکل آیا۔ ملک بخن، میاں سید خوندمیر کے ایسے حیرتناک خیالات سن کر خاموش ہو گئے اور تفصیل کے ساتھ یہ واقعہ بھی ملک مبارز الملک کو سُنا دیا۔ ان باتوں سے واقف ہونے پر لوگوں کا میاں سید خوندمیرؓ کی فراستِ دینی، باطنی قابلیت اور حق کی طلب میں شدت کے تعلق سے تعجب اور زیادہ بڑھ گیا۔ مبارز الملک نے بھی ان خیالات کو نہایت حیرت و استعجاب کے ساتھ سُنا اور پھر کسی دوسرے پیر کی تلاش میں مصروف رہے۔

پیر کامل نہ ملنے کی وجہ سے حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کا رنج اور قلق روز بروز، ساعت بہ ساعت بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ آپ کے اوقات، تلاشِ مقصود، حصولِ مطلوب زاری میں بسر ہو رہے تھے کہ آخرکار ارحم الراحمین، معشوقِ حقیقی کو اپنے طالب صادق بندۂ زار پر رحم آ ہی گیا، دریائے فیض و کرم نے یاوری کی، طالبِ صادق کا جہاز ساحلِ مراد سے آ لگا۔

یادداشت

ناظرین کرام! ہم پچھلے ابتدائی صفحوں میں بیان کر آئے ہیں کہ امامِ آخرالزّماں حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (امی وابی فداہُ) اور بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہ کے آباء واجداد بغداد سے مرو اور مرو سے براہِ بخارا ہندوستان تشریف لائے۔ ہندوستان آنے کے بعد یہ بزرگ دو خاندانوں کی صورت میں دو شہروں میں مقیم ہوئے۔ شہرِ جونپور میں امامنا حضرت سید محمد مہدی موعودؑ کے اجداد ٹھہر گئے، اور بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے اجداد شہرِ بیانہ سے پیران پٹن میں مقیم ہوگئے۔ پیران پٹن میں بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی پیدائش سے پندرہ برس کی عمر کو پہنچنے اور پیر کامل کی تلاش کے حالات کا آپنے پچھلے صفحات پر مطالعہ کر لیا ہے۔ اب اور آگے بڑھنے سے قبل ہم جونپور میں امامنا حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کی پیدائش سے آپ کی تسمیہ خوانی، حضرت خواجہ خضرؑ سے ملاقات، نکاح، دلپت رائے سے جنگ، حالتِ جذب تجلیاتِ ذاتِ الوہیت کے نزول، جاگیر کے لئے وثیقہ شاہی کے مسترد کر دینے، اللہ کی طرف سے حکم ہجرت جاری ہونے، جونپور سے ہجرت کرتے ہوئے بندرگاہ ڈابھول سے مکہ معظمہ جانے اور حج کرنے، مکہ میں دعویٰ مہدویت کا اعلانِ عام کرنے، بحکم خدا گجرات واپس آنے، بندرگاہ دیو سے احمد آباد، احمد آباد سے براہِ سانتیج پیران پٹن تشریف لانے کے واقعات کا نہایت ہی اختصار کے ساتھ اولاً تذکرہ کرتے ہیں تاکہ "طالب صادق" (میاں سید خوندمیرؓ) کے لئے جس "پیر کامل" (حضرت سید محمد مہدی موعودؑ) کی پیران پٹن تشریف آوری ہوئی، اسی ہستی باکمال کے حالات کا اجمالی خاکہ ناظرین باتمیز کے ذہنوں میں تازہ رہے۔

[امام آخرالزماں مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرتِ مبارکہ کی تفصیلات سے آگاہی کے لئے کتبِ مَوالید مثلاً "مولود مصنفہ میاں عبدالرحمٰنؓ"، "مطلع الولایت"، شواہد الولایت، معارج الولایت وغیرہ کا مطالعہ کیا جائے]

Goto Main List

دوسرا باب

حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعود علیہ السلام کے سلسلہ نسب،
پیدائش اور ظہور کا مختصر تذکرہ ۔ جونپور سے مہدی علیہ السلام
کا متعدد مقامات پر ہجرت کرتے ہوئے دعویٰ مہدویت اور
حج سے فراغت کے بعد احمد آباد تشریف لانے، براہ سانیتج و
پیراں پٹن بڑلی کو ہجرت کرنے کے واقعات کے بیان میں۔

حضرت میراں سید محمدؒ بن سید عبداللہ بن سید عثمان بن سید خضر بن سید موسیٰ بن سید قاسم بن سید نجم الدین بن سید عبداللہ بن سید یوسف بن سید یحییٰ بن سید جلال الدین بن سید نعمت اللہ بن سید اسمٰعیل بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین شہید کربلا بن امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ آپ کی ۸۴۷ھ[1] میں بمقام جونپور ولادت باسعادت ہوئی۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی بی بی آمنہؒ تھا۔ آپ کی پیدائش پر غیب سے ندا آئی قل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ۔ جب عمر مبارک چار سال چار ماہ کی ہوئی تو بندگی میاں سید عبداللہ نے حضرتؑ کو "بسم اللہ" پڑھانے عظیم الشان ضیافت فرمائی۔ مخدوم شیخ دانیالؒ نے بسم اللہ پڑھائی اور بحکم خدا تشریف لاکر خواجہ خضرؑ نے "آمین" کہا۔ جب حضرتؑ کی عمر شریف سات سال کو پہنچی تو آپ نے قرآن مجید حفظ فرمالیا۔ پھر علوم عربیہ کی طرف توجہ فرمائی۔ جب آپ کی عمر شریف بارہ سال کو پہنچی تو آپ کے تبحرِ علمی کے پیش نظر جونپور کے تمام علماء آپ کو "اسد العلماء" کہنے لگے۔ انہی دنوں جبکہ آپ سنِ بلوغ کو پہنچ گئے تھے حضرت خواجہ خضرؑ نے کھوکھری مسجد میں آپ کو بلاکر "یَا اِمَامَ آخِرَ الزَّمَان" کہہ کر مخاطب کیا۔

---

[1] "المہدی الموعود" صـ ۱۲۴ انتخاب المو الید ۔ فقیر سید محمد غفرلہٗ

Goto Main List

اور حق تعالیٰ اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی "امانتِ ذکرِ خفی" آپؑ کے حوالے کی اور کہا کہ حق تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم فرمایا ہے کہ "جو کوئی تیرے پاس طلبِ حق لے کر آئے اس کو ذکرِ خفی کی تلقین کر"۔ اس کے بعد خواجہ خضرؑ درخواست کر کے خود تلقین ہوئے۔ پھر خواجہ خضرؑ نے مخدوم شیخ دانیالؒ سے کہا کہ "یہ مردِ مہدی موعودؑ ہے" ہم نے اس کی تصدیق کی اور تلقین پائی، اب تم بھی تصدیق کرو اور تلقین پاؤ"۔ شیخ دانیالؒ نے آمنا وصدقنا" کہا اور تلقین ہوئے۔ اس کے بعد شیخ الاسلامؒ نے آپ کو "سیدالاولیا" کے لقب سے پکارا۔

جب آپؑ کی عمر شریف ۱۹ سال کی ہوئی تو آپ کا عقدِ نکاح ۸۶۶ھ میں آپ کی چچا کی دخترِ نیک اختر ام المومنین حضرت بی بی الہدادیؓ بنتِ سید جلال الدینؒ بن سید عثمانؒ سے ہوا۔ حضرت بی بی الہدادیؓ کی عمر اس وقت ۱۱ سال کی تھی۔ ۸۶۸ھ میں بی بی بڑن بیؓ اور ۸۶۹ھ میں فرزند ارجمند حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ پیدا ہوئے۔ ایک عرصہ کے بعد سلطان حسین شرقی بادشاہِ جونپور کے ساتھ دلپت رائے والیٔ گوڑ کے مقابل جنگ میں ۸۷۵ھ میں فتح پائی۔ دلپت رائے دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔ اس کے دل پر بُت کا نقش دیکھ کر حضرت امام علیہ السلام پر استغراقِ حق طاری ہوا اور بارہ سال تک جذبۂ الوہیتِ ذاتِ ذوالجلالِ رہا۔ اسی دوران آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کی طرف سے تجلّیٔ الوہیت پے در پے ہوتی ہے۔ حالتِ جذب میں نماز

> امامنا مہدیؑ — اور — نماز کی حد درجہ ادائی کی پابندی، حالتِ جذب میں بھی کوئی نماز قضاء نہ ہوئی — !

کا وقت ہوتے ہی بی بی الہدادیؓ وضو کرواتیں اور آپ فرض نماز ادا کرنے کے بعد پھر مستغرق بحق ہو جاتے۔ اس بارہ سال کی مدت میں کوئی نماز قضا نہ ہوئی۔

> سلطان حسین شرقی کی طرف سے "وظیفہ" کے پیش کش کے وثیقہ کو امامنا حضرت مہدی علیہ السلام نے پھاڑ کر پھینک دیا

سلطان حسین شرقی نے بطورِ وظیفہ سات گاؤں کی سند عطا، حضورِ انورؑ میں پیش کروائی تو آنحضرتؑ نے وظیفہ کے اس وثیقہ کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دیا۔ پھر حضرتؑ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کرنے کا حکم ہوا۔ آپ نے ۸۸۷ھ میں جونپور سے دانا پور کی طرف ہجرت کی۔ اس وقت آپ کی عمر شریف چالیس سال کو پہنچی تھی۔ یہاں حضرتؑ نے فرمایا کہ جب جونپور میں پہلی مرتبہ تجلّیٔ ذات ہوئی، فرمانِ الٰہی ہوا کہ "اے سید محمد! تجھ کو ہم نے ہماری کتاب اور ہماری مراد کا علم عطا کیا اور ایمان کے خزانوں کی کنجی تیرے ہاتھ دے دی۔ ہم نے تجھے دینِ محمدیؐ کا ناصر بنایا ہے، تیرا انکار ہمارا انکار ہے اور ہمارا انکار تیرا انکار ہے"۔

Goto Main List

روایات میں قدرے اختلاف کے ساتھ مقاماتِ ہجرت کی ترتیب یہ ہے :— داناپور سے کالپی، چندیری مانڈو، چاپانیر، برہان پور، دولت آباد، احمد نگر، بیدر، گلبرگہ، بیجاپور، چیتاپور، ڈابھول بندر گاہ کی طرف ہجرت فرمائی اور ڈابھول بندر سے تین سو ساٹھ ہمراہیوں کے ساتھ حج کی خاطر ۹۰۰ھ کے اواخر یا ۹۰۱ھ کے اوائل میں براہِ جدّہ، مکۂ معظمہ تشریف لائے، حج کیا۔ مکہ میں آپ نے کعبۃ اللہ کے رکن اور مقام کے درمیان بلند آواز سے اپنی مہدیت کا دعویٰ کیا اور فرمایا انا المھدی الموعود من اتبعنی فھو مومن۔ (ترجمہ) میں مہدی موعود ہوں جس نے میری اتباع کی وہی مومن ہے۔ بندگی میاں شاہِ نظام وحدت آشامؒ اور قاضی علاء الدین بدریؒ اور کسی اعرابی نے آمنا اور صدقنا کہا اور بیعت کی۔

اسی اثناء میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحِ مبارک سے ملاقات ہوئی، ارشاد ہوا : "ہم تمہارے پاس ہر وقت ہیں، پس مدینہ آنے کی ضرورت نہیں، دعوئ موکّد کا وقت آگیا ہے، جلد گجرات جاؤ"۔ بنا بریں شتربانوں کو دیا ہوا بیعانہ واپس لے کر جہاز کے کرایہ میں دے دیا۔ مکہ سے واپسی میں آپ بذریعہ بحری جہاز بندرگاہِ دیو تشریف لائے۔ دیو سے احمد آباد تشریف لائے۔ یہاں اٹھارہ ماہ تک تاج خاں سالار کی مسجد میں قیام رہا اور یہاں بحکم خدا دوسری مرتبہ دعوئ مہدیت ۹۰۳ھ میں فرمایا۔ ہجرت کرتے ہوئے براہِ سانتیج، نہروالہ، پیراں پٹن میں اوائل ۹۰۴ھ میں رونق افروز ہوئے۔ اور خان سرور کے تالاب کے کنارے قاضی قادن کے روضہ میں قیام فرمایا۔ (پیراں پٹن سے بڑلی، جالور، ناگور، جیسلمیر ٹھٹہ، کاہہ، قندھار، فرہ مبارک ہجرت رہی)۔ ان مقامات میں سے ہر مقام پر سینکڑوں ایسے واقعات ظہور میں آئے جو ایمان کو تقویت بخشنے والے ہیں، جن کی تفصیل یہاں نہیں دی جاسکی ہے، شائقین کو چاہیئے کہ کتبِ موالید کا مطالعہ فرمائیں۔ الغرض پیراں پٹن ہی وہ مبارک مقام ہے جہاں طالب صادق میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؒ کی پیرِ کامل امامِ آخرالزّماں حضرت میراں سید محمد مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والتسلیم (ابی وامی فداہ) سے ملاقات ہونے والی ہے جس کا تذکرہ انشاء اللہ آگے آرہا ہے۔ جَنّٰتٍ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّشِمَالٍ۔

Goto Main List

فصل (۱)

اُس دور کے بعض اہم واقعات سے باخبر ہونے کا احساس سیرت پڑھنے والے کو یہاں پیدا ہوتا ہے اس لئے انھیں بالکل اختصار کے ساتھ اس فصل میں درج کیا جانا مناسب معلوم ہوا

> حضرت مہدی علیہ السلام کے آغازِ ہجرت جونپور سے پیراں پٹن میں نزولِ اجلال فرمانے تک کے بعض اہم واقعات کے علاوہ، پانچوں خلفاء کرامؓ کی تصدیق کا سرسری تذکرہ۔ پٹن سے حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کے کسب کے ارادہ سے چاپانیر روانہ ہونے کا ذکر ـــــ

پیراں پٹن (نہر والہ) میں بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کی، حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شرف ملاقات حاصل کرنے، دیدارِ خدا سے مشرف ہونے اور تلقین ہونے کے یادگار واقعہ کے علاوہ چند دوسرے نامور امراء و وزراء، باڑی وال اور بہت سے ممتاز مشاہیر جیسے بندگی ملک نجنؓ (ملک برخوردار) بندگی ملک معروفؓ، بندگی میاں خانجیؓ بندگی میاں یوسف سہیتؓ زائرِ مہر ولایت، بندگی میاں عبدالمجیدؓ، بندگی میاں لاڈؓ، بندگی میاں لاڈ شہؓ بندگی کمال شاہؓ، بندگی میاں امین محمدؓ، بندگی میاں بھائیؓ، بندگی میاں خواجہ بن طٰہٰؓ وغیرہ بھی امامنا علیہ السلام سے تلقین ہوئے۔

شہر جونپور سے بحکم الٰہی حضرت امامنا علیہ السلام کے ہجرت کرنے کے موقعہ پر آپ کے قافلہ میں ام المومنین بی بی الہدادیؓ بعمر ۳۲ سال، بی بی بڑنؓ بعمر ۲۰ سال، بی بی فاطمہؓ بعمر ۱۲ سال اور حضرت بندگی میراں سیّد محمود ثانی مہدی بعمر ۱۸ سال شامل تھے جن کی ولادت باسعادت حضرت بی بی الہدادیؓ سے ۸۶۹ھ میں بمقام جونپور (اترپردیش) ہوئی جبکہ آپؑ کی ولادت کے وقت حضرت امامنا مہدی علیہ السلام کی عمر مبارک ۲۲ سال اور بی بی الہدادیؓ کی عمر ۱۴ سال تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ بندگی میراں سید محمودؓ کی ولادت سے پہلے امامنا کے گھر بی بی بڑنؓ ۸۶۸ھ میں پیدا ہوئیں اور بندگی میراں سید محمودؓ کے بعد ۸۷۵ھ میں بی بی خوندا فاطمہؓ

Goto Main List

(المعروف بہ فاطمۂ ولایت رضؓ) پیدا ہوئیں۔ شہر جونپور سے بحکمِ الٰہی امامناؑ کی ہجرت بعمر ۵۴ سال کے وقت، بی بی الہدادیؓ بعمر ۳۲ سال، بی بی برانؓ ۲۰ سال، بی بی فاطمہؓ ۱۲ سال اور بندگی میراں سید محمودؓ بعمر ۱۸ سال کے تھے۔ ان کے علاوہ دوسرے ۱۲ نفوس تھے جن میں بندگی میاں سید سلام اللہؓ، بندگی میاں شاہِ دلاورؓ، بندگی میاں سید ابوبکرؓ داماد امامناؑ (شوہرِ بی بی برانؓ)، بندگی میاں لاڑ پیش امام نماز، بندگی میاں بھیکؓ، بندگی طاہرؓ وغیرہ بھی شامل مہاجرین تھے۔

ہجرت کے دوران، بے شمار، یادگار تاریخی واقعات رونما ہوئے ہیں جن کا ذکر جملہ کتبِ موالید میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ تالیفِ ہذا کے موضوع کے اعتبار سے یہاں صرف چند واقعات کا اختصاری نوٹ دیا جاتا ہے تاکہ ناظرین کو واقعات کے تسلسل سے واقفیت کی وجہ "سیرۃ ہٰذا کے کما حقہ" سمجھنے میں مدد ملے۔

(۱) داناپور میں حضرت بی بی الہدادیؓ نے ۸۸۷ھ میں "معاملہ" دیکھا اور امامناؑ سے عرض کیا، نیز قدمبوسی کے بعد اپنی پچھلی تقصیر اگر کوئی ہوئی ہو تو اس کی معافی چاہتے ہوئے مہدیت کی تصدیق کی۔

(۲) بندگی میراں سید محمودؓ خیمہ سے باہر امامناؑ اور بی بی الہدادیؓ کی گفتگو سن کر جذبۂ حق میں مستغرق ہوئے۔ اس واقعہ پر امامناؑ نے بی بیؓ سے فرمایا "آؤ اپنے فرزند کو دیکھو کہ بھائی سید محمود کا گوشت، پوست، ہڈی اور بال بال لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ہوگیا ہے۔ امامناؑ نے آپ کو ذکرِ خفی کی تلقین کی، آپ بھی تصدیق سے مشرف ہوئے۔ اس وقت بندگی میراں سید محمودؓ کی عمر ۱۸، ۱۹ سال تھی۔

(۳) راجہ رائے دلپت کے بھانجے شاہ دلاورؓ ریاستِ گوڑ کی فتح کے بعد سلطان حسین شرقی نے آپ کو پایا تو ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ یہ ہماری غنیمت ہے۔ اس وقت شاہ دلاورؓ کی عمر شریف ۱۰، ۱۲ سال کی تھی سلطان کی بہن سلیمہ خاتون نے انھیں اپنا آغوشی فرزند بنالیا تھا۔ ان کی خدا طلبی کو دیکھ کر سلطان حسین شرقی اور سلیمہ خاتون نے میراں علیہ السلام کی خدمت میں بھیج دیا ــــ داناپور میں بی بی الہدادیؓ اور بندگی میراں سید محمودؓ کو تصدیقِ مہدیؑ سے مشرف ہوتے دیکھ کر آپؓ بھی بعد نماز ظہر تصدیق سے مشرف ہوئے۔ حضرت میراں علیہ السلام نے بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے متعلق فرمایا کہ "ہمارے میاں دلاور اَشرافوں سے بڑھ کر اشراف ہیں"۔

(۴) بی بی بھیکاؓ سے (کالپی اور چندیری کے درمیان) رشتۂ ازدواج ہوا۔

(۵) میاں سید اجملؓ ۶ ماہ یا بروایت ۸ ماہ کی عمر میں مانڈو میں ۲ ربیع الاول کو حضرت رسول اللہ صلعم

Goto Main List

کے عرس کے پکوان کے موقعہ پر اتفاقاً حضرت میراں سید محمودؓ کی گود سے، کھیلتے ہوئے دیگ کے کھولتے پانی یا دکھتی ہوئی آگ میں گر پڑے اور شہادت پائی۔ یہ ۸۹۲ھ کا واقعہ ہے۔ حضرت میراں علیہ السلام نے بندگی میراں سید اجملؓ کو دفن کرنے کے بعد ان کے حق میں بار بار فرمایا تھا کہ فرمان حق تعالیٰ ہوتا ہے کہ اے سید محمدؑ! اس مقبرے کے تمام اہلِ قبور کو سید اجمل کے واسطہ سے ہمیشہ کے لئے ہم نے بخش دیا۔

(۶) چندیری (بروایتے مانڈو) سے چاپانیر تشریف لائے۔ شاہِ نظامؓ، والی جائیس (پیدائش ۸۷۳ھ) بعمر ۲۷ برس، اماماً سے چاپانیر میں ۹۰۰ھ میں ملاقات سے مشرف ہوئے اور تصدیق مہدیت کی۔

(۷) چاپانیر سے مانڈو ہوتے ہوئے آپ دولت آباد تشریف لائے۔ دولت آباد میں اولیاء اللہ کے بہت سے مزارات پر تشریف لے گئے۔ ان کی نسبت آپ نے بشارات بھی دیں۔

(۸) جب اماماً دولت آباد تشریف لائے ۹۰۰ھ تھا۔ وہاں سے احمد نگر ہوتے ہوئے بیدر تشریف لائے۔ غالباً وہ ۹۰۱ھ تھا۔

(۹) بیدر سے گلبرگہ، بیجاپور، چیتاپور، براہِ ڈابھول بندر ۳۶۰ مہاجرین یار و اصحاب کے ساتھ جدہ پہنچے اور جدہ سے مکہ پہنچے۔ مکہ معظمہ میں رکن و مقام کے درمیان پہلا دعویٰ مہدیت من اتبعنی فھو مومن (جس نے میری پیروی کی وہی مومن ہے) فرمایا۔ پھر حج کیا۔ یہ ۱۲ ذی الحجہ ۹۰۱ھ تھا جبکہ آپ کی عمر مبارک ۵۴ سال تھی۔

(۱۰) حج سے واپسی میں دیو بندر، کھنبایت سے احمد آباد تشریف لائے۔ احمد آباد میں دوسری بار دعویٰ مہدیت فرمایا، یہ ۹۰۳ھ تھا۔

(۱۱) احمد آباد سے اخراج ۹۰۳ھ میں ہونے پر آپ سولہ سانتیج تشریف لائے جہاں حضرت شاہ نعمتؓ کی ملاقات حضرت مہدیؑ سے ہوئی، مرید ہوکر اور ترکِ دُنیا کرکے اماماً مہدیؑ کے ہمراہ ہوگئے۔ یہ ۹۰۳ھ کا واقعہ ہے۔

(۱۲) سانتیج سے پیراں پٹن (نہر والہ) تشریف لائے جہاں حضرت میاں سید خوندمیرؓ نے حضرت مہدی موعودؑ سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ پہلی ہی نظر میں مہدی کے واسطہ سے حق کی تجلّی ذات سے مشرف ہوئے۔ یہ ۹۰۴ھ کا واقعہ ہے۔

(۱۳) حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ، حضرت امام علیہ السلام کی اجازت سے پیراں پٹن سے کسبِ معاش کے لئے روانہ ہوئے اور چاپانیر پہنچے۔ یہ ۹۰۴ھ کا واقعہ ہے۔

Goto Main List

فصل (۲)

سیرت کے اہم سنین[1]

امامنا حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ حضرات سیدین رضی اللہ عنہما نیز دیگر خلفاءِ عظامِ مہدی موعودؑ وغیرہم کی سیرت کے چند اہم مختصر واقعات، مقامات اور ہجری سنین۔

واقعہ	تاریخ وسنہ ہجری	مقام	مختصر تذکرہ (روایات کا مختصر مفہوم)
ولادتِ امامنا سید محمد جونپوریؑ	دوشنبہ ۱۴ جمادی الاول ۸۴۷ھ	جونپور	نام: سید محمدؑ والد: سید عبداللہؓ والدہ بی بی آمنہؓ
تسمیہ خوانی " "	دوشنبہ ۱۸ رمضان ۸۵۱ھ	"	حضرت مخدوم شیخ دانیالؒ نے بسم اللہ پڑھائی۔ حضرت خواجہ خضرؑ نے بحکمِ خدا آمین کہا۔ علم ظاہری (علوم عربی) کے درس کا آغاز کیا۔
حفظِ قرآن مجید " "	بعمر ۷ سال۔ ۸۵۴ھ	"	حضرت شیخ دانیالؒ سے ایک رکوع پڑھتے، خود ایک پارہ حفظ فرمالیتے۔
تکمیل علم ظاہری (علوم عربی)	بعمر ۱۲ سال۔ ۸۵۹ھ	"	حضرت شیخ دانیالؒ تھوڑا پڑھاتے، آپ پوری کتاب کی مرادیاں فرمادیتے۔ علماء جونپور نے اسد العلماء کا لقب دیا۔
امانتِ خداوندیؐ کی حوالگی	بعمر ۱۲ سال۔ جمادی الاول ۸۵۹ھ	"	حضرت خضرؑ کے ذریعہ کھوکھری مسجد میں حاصل ہوئی۔ حضرت خضرؑ، مخدوم شیخ دانیالؒ اور میراں سید احمدؓ (برادر کلاں) نے تصدیق مہدیؑ کی۔
عقدِ نکاح از بی بی الہدادیؓ	بعمر ۱۹ سال۔ ۸۶۶ھ	"	چچا کی صاحبزادی بی بی الہدادیؓ سے بعمر ۱۹ سال میں عقد ہوا۔

[1] شامل کردہ فقیر سید محمد غفرلہٗ

Goto Main List

ولادت بی بی بڑن جیؒ	بعمر ۲۰ سال ۔	۸۶۸ھ	جونپور	
ولادت حضرت ثانی مہدیؓ	بعمر ۲۲ سال ۔	۸۶۹ھ	"	بفرمانِ حق تعالیٰ، رسول اللہ کے ایک نام "محمود" سے موسوم فرمایا ۔
ولادت بی بی خوندا فاطمہؒ	بعمر ۲۸ سال ۔	۸۷۵ھ	"	آپ "فاطمۂ ولایتؓ" سے مشہور ہیں ۔
راجہ دلپت سے جنگ	بعمر ۲۸ سال ۔	۸۷۵ھ	"	راجہ دلپت کے مقابلہ جنگ میں مسلم مطیع سلطان حسین شرقی کی مدد فرمائی تھی ۔
جذب و استغراق حق	۲۸ تا ۴۰ سال عمر تک	از ۸۷۵ھ تا ۸۸۷ھ	"	جذبۂ الوہیت میں ۱۲ سال مستغرق رہے ۔
وظیفہ کے کاغذ کو پھاڑ دیا	بعمر ۴۰ سال ۔	۸۸۷ھ		سلطان شرقی نے امام کے حضور میں آپ کے اخراجات کے لئے سات گاؤں کی سند وظیفہ کے طور پر گزرانی جس کے کاغذ کو امامؑ نے پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دیا ۔
ولادت حضرت شاہ خوندمیر صدیق ولایتؓ	بعمر ۴۰ سال ۔	۸۸۶ھ	پیران پٹن	والد میاں سید موسیٰ، والدہ بی بی خوندا بوا تاجؒ
آغاز ہجرت اماماؑ	بعمر اوائل ۴۱ سال ۔	۸۸۷ھ	جونپور	بفرمانِ خدا تعالیٰ ہجرت کا آغاز ہوا ۔
تجلیٔ ذاتِ حق	بعمر ۴۱ سال ۔	۸۸۷ھ	داناپور	حضور نے فرمایا "پہلی مرتبہ ذاتِ باریؑ کی تجلی ہوئی" فرمانِ خدا ہوا کہ اے سید محمد ہم نے تجھ کو اپنی کتاب کا علم بخشا اور مراد اللہ کا علم تجھ کو عطا کیا ۔ اور ایمان پر تجھ کو حاکم گردانا ۔ ایمان کے خزانوں کی کنجی تیرے ہاتھ میں دے دی، ہم نے تجھے دینِ محمدی کا ناصر بنایا، تیرا انکار ہمارا انکار اور ہمارا انکار تیرا انکار ہے ۔ اس موقع پر اماماً علیہ السلام کے فرمودات اور بھی بہت منقول ہیں ۔
بی بی الہدادیؒ کا کشف	بعمر ۴۱ سال	۸۸۷ھ	داناپور	خدا تعالیٰ کی طرف سے ام المومنین بی بی الہدادیؓ کو معلوم کیا گیا کہ ہم نے تیرے شوہر کو خاتم ولایت محمدیؐ کیا ہے تو اس کی تصدیق کر ۔ اس کے بعد بی بیؓ نے قدمبوسی کر کے عرض کیا کہ میرا جی قبل ازیں مجھ سے کوئی تقصیر ہوئی ہو تو معاف فرمایئے اور گواہ رہیئے کہ

Goto Main List

ارادت حضرت ثانی مہدیؓ	بعمر ۴۱ سال	سنہ ۸۸۷ھ		ہیں میراں کی مہدیت کی تصدیق کرتی ہوں خیمہ کے باہر سے میراں سید محمودؓ سن کر مستغرق بہ جذبۂ حق ہوگئے، مہدیؑ نے بشارت دی بعدہٗ میراں سید محمودؓ اور شاہ دلاورؓ نے بھی تصدیق کی۔
ارادت حضرت شاہ دلاورؓ	؍؍ ؍؍ ؍؍	سنہ ۸۸۷ھ		
عقدِ نکاح از بی بی بھیکاؓ	بعمر ۴۲ سال تقریباً	سنہ ۸۸۸ھ	چندیری	راجۂ چندیری کی خوبصورت لڑکی، آپ کے لے خوردہ سے سخت مرض سے نجات پانے پر راجہ نے لڑکی کو آپ کے نذر کردیا۔ بی بی الہداویؓ کے نہایت اصرار سے آپ نے ان کا نام بی بی بھیکاؓ رکھا اور عقد کیا۔
ارادت حضرت شاہ نظامؓ	بعمر ۴۳ سال	سنہ ۸۸۹ھ	چاپانیر	وزراءِ حکومت سلیم خاں وغیرہ کے علاوہ جاپانس کے حکمران شاہ نظامؓ نے بیعت کی۔
ولادت میاں سید اجملؓ	بعمر ۴۴ سال	سنہ ۸۹۰ھ	؍؍	دوسرے فرزند میاں سید اجملؓ ماہِ رمضان میں تولد ہوئے۔
رحلت ام المومنین بی بی الہداویؓ	بعمر ۴۴ سال	سنہ ۸۹۰ھ	؍؍	۳؍ ذی الحجہ سنہ ۸۹۰ھ کو بعمر ۲۵ سال انتقال کیا، ڈونگری کے دامن میں دفن ہیں۔
عرس حضرت رسولِ اکرم صلعم	دوشنبہ ۱۲؍ ربیع الاول	سنہ ۸۹۲ھ	مانڈو	سلطان غیاث الدین خلجی نے معتقد ہوکر ساٹھ قنطار زر و جواہر نذر کئے تھے۔ آپ نے سب کا سب فی سبیل اللہ تقسیم کرادیا۔ کچھ زر میاں سید سلام اللہؓ نے بچا رکھا تھا، اس کا نصف اہلِ دائرہ میں اور بقیہ نصف سے کھانا پکا کر رسول اللہ صلعم کا عرس کیا۔
شہادت میاں سید اجملؓ		سنہ ۸۹۲ھ	؍؍	اسی پکوان کی دیگ میں اتفاقاً میاں سید اجملؓ گر پڑے اور شہید ہوئے۔
دولت آباد میں ورود		سنہ ۸۹۸ھ	دولت آباد	آپ نے وہاں اولیاء اللہ کے بہت سے مزارات پر تشریف لے جانے کے بعد بشارات دی ہیں۔ دولت آباد میں میاں سید محمد عارف عرف شیخ مومنؒ کے روضہ تک انگلیوں کے بل چل کر گئے، کنویں سے وضو کیا، غرارہ کے پانی سے کنویں کا کھارا پانی میٹھا ہوگیا، جو اب بھی موجود ہے۔
احمد نگر کے بادشاہ کی ارادت		سنہ ۸۹۹ھ	احمد نگر	سلطان احمد شاہ نظام بحری کی اولاد کے لئے طلب دعا پر پسخوردہ سے اللہ نے لڑکا عنایت فرمایا۔
ارادت علماء بیدر		سنہ ۹۰۰ھ		یہاں کے علماء قاضی علاء الدین شیخ مومن توکلیؒ قاضی منتجب الدین

Goto Main List

			جونپری کے علاوہ اور لوگ حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے ۔
حضرت گیسو درازؒ سے ملاقاتِ روحانی	۹۰۱ھ	گلبرگہ	
مکہ معظمہ، دعویٰ مہدیت	دوشنبہ ۱۲ ذی الحجہ ۹۰۱ھ بعمر ۵۵ سال	مکہ معظمہ	رکن اور مقام کے درمیان پہلی مرتبہ دعویٰ مہدیت کیا۔ فرمایا، من اتبعنی فھو مومن کہ جس نے میری پیروی کی وہی مومن ہے ۔
حج سے واپسی پر دوسری بار دعویٰ مہدیت کا اظہار	۹۰۳ھ	احمد آباد	تاج خاں سالار کی مسجد میں ڈیڑھ سال قیام فرمایا۔ دوسری بار دعویٰ مہدیت کا اظہار کیا ۔
بی بی فاطمہؓ کا پہلا کارِ خیر	۹۰۳ھ	״	ملک برہان الدینؒ یکے از اثنا عشر مبشرین سے بی بی فاطمہؓ کا عقد ہوا۔
حضرت شاہ دلاورؒ کی آمد	بعمر ۵۶ سال ۹۰۳ھ	״	شاہ دلاورؒ کو آپ کی خوشبو پہنچی، داناپور سے پیدل آکر مشرف بدیدار ہوئے ۔
احمد آباد سے اخراج	״ ״	״	سلطان محمود بیگڑہ کی جانب سے خبرِ اخراج ملنے پر بحکمِ خدا ہجرت فرمائی۔
حضرت شاہ نعمتؒ کی ارادت	״ ״	سانتیج	حضرت شاہ نعمتؒ نے امامناؑ سے بیعت کی ۔
پیران پٹن میں تشریف آوری اور حضرت شاہ خوندمیر صدیق ولایتؓ کی ملاقات	بعمر ۵۷ سال اوائل ۹۰۴ھ	پٹن (نہروالہ)	بندگی میاں بعمر ۱۸ سال، ملاقات، مریدی اور دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوئے۔ مولانا یوسف سہیتؒ، مولانا محمد تاجؒ، ملک برہان الدینؒ، ملک معروفؒ مرید ہوئے ۔
آپ کا عقد مبارک	بعمر ۵۷ سال ۹۰۴ھ	״	میاں لاڑشاہ گجراتی مہاجرؒ کی صاحبزادی بی بی ملکانؓ سے عقد فرمایا جن کے بطن سے میاں سید حمیدؓ اور بی بی ہدیۃ اللہؓ تولد ہوئے ۔
حضرت سید محمود ثانی مہدیؒ کے کسب کا ارادہ	״ ״	״	بندگی میراں سید محمودؒ بعمر ۳۴ یا ۳۵ سال کسب کے ارادہ سے بعد حصولِ اجازتِ امامناؑ چاپانیر روانہ ہوئے ۔ آپ کے کسب کی مدت تقریباً چھ، ساڑھے چھ سال رہی۔ پھر آپ چاپانیر ہی سے اپنی اہلیہ محترمہ کد بانوؒ کے ساتھ براہِ پیران پٹن وراد ھن پور حضرت شاہِ خوندمیر صدیق ولایتؓ اور حضرت شاہ نعمتؒ وغیرہم کے ہمراہ وسط ۹۱۰ھ (ماہِ جمادی الاولیٰ یا جمادی الآخر) میں امامناؑ کے وصال سے چھ ماہ قبل شہر فرہ میں امامناؑ سے ملے اور آخر تک خدمتِ اقدس میں حاضر رہے ۔

Goto Main List